لا زال اہل الاسلام یحتفلون بشہر مولدہ ﷺ امام قسطلانی علیہ رحمۃ الباری
میلاد جانِ کائنات ﷺ
مؤلف
مفتی محمد فیاض احمد سعیدی
ناظم اعلیٰ جامعہ سراج الحرمین
سراج الحرمین پبلی کیشنز اچھرہ، لاہور

لبیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حسب الارشاد
امام الصرف
عارف باللہ، حضرت اقدس
حافظ خادم حسین رضوی حفظہ اللہ
امیر فدایان ختم نبوت
پاکستان

لا زال اہل الاسلام یحتفلون بشھر مولدہ
امام قسطلانی علیہ رحمۃ الباری

میلادِ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف

مفتی محمد فیاض احمد سعیدی

ناظم اعلیٰ جامعہ سراج الحرمین

سراج الحرمین پبلی کیشنز اچھرہ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ ﷺ

پروف ریڈنگ:۔ علامہ ضیاء احمد قادری

علامہ محمد شہر یار ارشد رضوی

تحریک:۔ علامہ اظہار احمد چشتی (ناظم تعلیمات جامعہ سراج الحرمین)

حروف ساز:۔ علامہ علی اصغر نقشبندی (جامع مسجد خضراء)

محترم سجاد نسیم عطاری

محترم سہیل ارشد نقشبندی

محمد سہیل حنیف عطاری

ہدیہ:۔ ------------

سلکِ جواہر

حدیث دل

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم اما بعد

امت مصطفیٰ ﷺ کا المیہ یہ ہے کہ وہ شان حبیب کبریا ﷺ پر جھگڑ نے لگی حق تو یہ تھا کہ اس طرح مدح وثناء کے ترانے الاپتے کہ

کان جدھر لگاتے تیری ہی داستان ہے

والا منظر دکھائی وسنائی دیتا لیکن مذہبی منافرت پروان چڑھنے لگی نوبت بائیں جار رسید کر ایک دوسرے کومشرک و بدعتی کے لقب سے نوازنے لگی تو بندہ نے فیصلہ کیا کہ نزاع کا حل حضرات محدثین کرام رحمھم اللہ سے کروایا جائے پر جنہوں نے عرق ریزی سینہ کاوی سے حدیث شریف کے انمول موتیوں کوتلاش کر کے ایک سلک میں پرونے کی سعادت حاصل کی اور نبوت کے چشمہ صافی سے جام بھر بھر کرامت رسول کریم ﷺ کو سیراب کیا جنکی زندگیاں محبوب کریم ﷺ کی باتیں سنتے اور سناتیں گزریں انکے مبارک نظریات کوامت کے سامنے پیش کیا جائے اور مخالفین میلاد شریف کے اکابر کے حوالہ جات کو بھی تحریر کیا جائے تا کہ امت منافرت و انتشار کی بجائے اتفاق واتحاد سے محافل میلاد شریف کا انعقاد کرے اور امت محمدیہ ﷺ اپنے آقا ومولا ﷺ کے میلاد پر جمع ہوکر عالم کفر کو پیغام دے

رہے گا یونہی انکا چرچہ رہے گا　　　پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اسی غرض سے یہ کتابچہ میلاد جان کائنات ﷺ محدثین کرام کی نظر ترتیب دیا محدثین کرام کی آرائیں کر کے حضرت محدث ابن جوزی رحمتہ اللہ کا میلاد نامہ نقل کر دیا تا کہ ایک عاشق یہ پڑھ سکے کہ میرے آقا ﷺ کی کائنات میں جلوہ گری کس طرح ہوئی مزید شک وشبھات کے ازالہ کے لئے جواھر خمسہ ترمیم واضافہ کے ساتھ لکھ دیئے آخر میں میلاد شریف کے فیوض و برکات پر ایک انمول موتی بھی رقم کر دیا اس طرح یہ پیغام محبت وعشق آپ تک پہنچانے کی سعادت حاصل ہو

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے　　　یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

وما توفیقی الا باللہ

گدائے کوئے حبیب ﷺ: محمد فیاض احمد سعیدی

جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا محفل میلاد کی ترغیب دینا

حجۃ الدین امام محمد بن ظفر المکی رحمۃ اللہ الباری ۵۶۵ھ

شیخ محمد بن نعمان نے جان کائنات ﷺ کو (خواب میں) دیکھا کہ جان کائنات ﷺ یوسف حجار کو عملِ مذکور (میلاد کی خوشی میں دعوت طعام) کی ترغیب دے رہے تھے"۔ (سبل الہدی والرشاد ج اص ۳۶۳)

علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی رحمۃ اللہ القوی ۵۷۹ھ

"اور ہر وہ شخص جو جان کائنات ﷺ کے میلاد کے باعث خوش ہوا' اللہ تعالیٰ نے (یہ خوشی) اس کے لئے آگ سے محفوظ رہنے کے لئے حجاب اور ڈھال بنادی۔ اور جس نے مولدِ جان کائنات ﷺ کے لئے ایک درہم خرچ کیا تو جان کائنات ﷺ اُس کے لئے شافع ومشفع ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر درہم کے بدلہ میں اُسے دس درہم عطا فرمائے گا۔

"اے اُمت محمدیہ! تجھے بشارت کہ تونے دنیا وآخرت میں خیر کثیر حاصل کی۔ پس جو کوئی جان کائنات ﷺ کے میلاد کے لئے کوئی عمل کرتا ہے تو وہ خوش بخت ہے اور وہ خوشی' عزت' بھلائی اور فخر کو پالے گا۔ اور وہ جنت کے باغوں میں موتیوں سے مرصع تاج اور سبز لباس پہنے داخل ہوگا"۔ (مولد العروس ص ۱۱)

فوائد میلاد

مزید فرماتے ہیں: "اس نیک عمل میں سوائے شیطان کو ذلیل ورُسوا کرنے اور اہل ایمان کو تقویت پہنچانے کے کچھ نہیں"

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

حافظ شمس الدین الجزری علیہ الرحمہ ۶۶۰ھ

''جان کائنات ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں اُس ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کردی جاتی ہے جس کی مذمت میں قرآن حکیم میں ایک مکمل سورت نازل ہوئی ہے۔ تو اُمت محمدیہ کے اُس مسلمان کو ملنے والے اَجروثواب کا کیا عالم ہوگا جو جان کائنات ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور جان کائنات ﷺ کی محبت و عشق میں حسبِ استطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو اپنے محبوب ﷺ کی خوشی منانے کے طفیل اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائے گا۔

نوٹ: ابولہب کے اس واقعہ کو ان اساطین علم وفن حدیث نے میلاد کے استحباب ومقبول ہونے کیلئے بطور استشہاد پیش کیا ہے:

(۱) حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی علیہ رحمۃ القوی ۸۴۲ھ

(۲) امام شہاب الدین احمد قسطلانی علیہ رحمۃ العالی ۹۲۳ھ

(۳) امام احمد بن حجر ہیتمی مکی علیہ رحمۃ القوی ۹۷۳ھ

(۴) محدث ملا علی بن سلطان القاری علیہ رحمۃ الباری ۱۰۱۴ھ

(۵) شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ القوی ۱۰۵۲ھ

(۶) مجاہد تحریک آزادی مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ رحمۃ القوی ۱۲۷۹ھ

فوائد میلاد شریف:

آپ مزید لکھتے ہیں:

''(محافل میلاد شریف کے) خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس سال میلاد منایا جائے اُس سال امن قائم رہتا ہے' نیز (یہ عمل) نیک مقاصد اور دلی خواہشات کی فوری تکمیل میں بشارت ہے''۔ (سبل الہدی والرشاد ج ۱ ص ۳۶۷)

امام ابوشامہ عبدالرحمان بن اسماعیل علیہ الرحمہ ۶۶۵ھ

اس بابرکت شہر ''اربل'' میں ہر سال میلاد النبی ﷺ کے موقع پر اظہارِ فرحت و مسرت کے لئے صدقات وخیرات کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔اس سے جہاں ایک طرف غرباء ومساکین کا بھلا ہوتا ہے وہاں جان کائنات ﷺ کی ذات گرامی کے ساتھ محبت کا پہلو بھی نکلتا ہے اور پتہ چلتا ہے کہ اظہارِ شادمانی کرنے والے کے دل میں اپنے نبی جان کائنات ﷺ کی بے حد تعظیم پائی جاتی ہے اور ان کی جلالت وعظمت کا تصور موجود ہے۔ گویا وہ اپنے رب کا شکر ادا کررہا ہے کہ اس نے بے پایاں لطف واحسان فرمایا کہ اپنے محبوب جان کائنات رسول ﷺ کو (ان کی طرف) بھیجا جو تمام جہانوں کے لئے رحمتِ مجسم ہیں اور جمیع انبیاء ورُسل پر فضیلت رکھتے ہیں''۔

''اس نیک عمل کو مستحب گردانا جائے گا اور اس کے کرنے والے کا شکریہ ادا کیا جائے اور اس پر اُس کی تعریف کی جائے''۔(الباعث علی انکار البدع والحوادث ص ۲۴) (سبل الہدی والرشاد ج ا ص ۳۶۳)

امام صدرالدین موہوب بن عمر الجزری علیہ الرحمہ ۶۶۵ھ

''یہ بدعت (۱) ہے لیکن اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور بدعتِ مکروہ وہ ہے جس میں سنت کی بے حرمتی ہو۔اگر یہ پہلو نہ پایا جائے تو (بدعت) مکروہ نہیں اور انسان جان کائنات ﷺ کے میلاد کی حسبِ توفیق اور حسب ارادہ مسرت وخوشی کے اظہار کے مطابق اجر وثواب پاتا ہے''۔(سبل الہدی والرشاد ج ا ص ۳۶۵)

(۱) نعمت البدعت ھذہ (فرمانِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ)

بدعت حسنہ کیا ہے؟ ہر اچھا کام اسلام کی تعلیم ہے۔خواہ اس طرح کا کام جان کائنات ﷺ کے دور مبارک میں ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔تو جان کائنات ﷺ کی سنت کے مطابق ہی کیا جائے گا نہ کہ سنت کے خلاف کیونکہ اس کی اصل سنت میں موجود ہے۔اور اصل یہ ہے کہ وہ کام اچھا ہے اور نیکی کا ہے۔(مظاہر حق ج ا ص ۲۷۸)

امام ابوعبداللہ بن الحاج المالکی علیہ الرحمہ ۷۳۷ھ

جان کائنات ﷺ نے ایک سائل کے جواب میں فرمایا جس نے پیر کے دن کا روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ جان کائنات ﷺ نے اُسے فرمایا: ''یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی''۔

''پس اس دن کی عظمت سے اُس ماہِ (ربیع الاول) کی عظمت معلوم ہوتی ہے جس میں جان کائنات ﷺ کی ولادت ہوئی۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس مہینے کا کما حقہ احترام کریں''۔

اور اس ماہِ مقدس کو اس چیز کے ساتھ فضیلت دیں جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فضیلت والے مہینوں کو فضیلت بخشی ہے۔ اسی حوالے سے جان کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور اس میں کوئی فخر نہیں''۔ اور جان کائنات ﷺ کا ایک اور فرمان ہے: ''روزِ محشر آدم علیہ السلام سمیت سب میرے پرچم تلے ہوں گے''۔

''زمانوں اور مکانوں کی عظمتیں اور فضیلتیں ان عبادتوں کی وجہ سے ہیں جو ان (مہینوں) میں سرانجام دی جاتی ہے۔ جیسا کہ یہ بات ہمیں معلوم ہے کہ زمان و مکاں کی خود اپنی کوئی عظمت و رفعت نہیں بلکہ ان کی عظمت کا سبب وہ خصوصیات و امتیازات ہیں جن سے انہیں سرفراز فرمایا گیا۔ پس اس پر غور کریں، اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اپنی رحمت سے سرفراز فرمائے اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس مہینے اور پیر کے دن کو عظمت عطا کی۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اس دن روزہ رکھنا فضلِ عظیم ہے کیوں کہ جان کائنات ﷺ کی ولادت اس روز ہوئی۔

''لہٰذا لازم ہے کہ جب یہ مبارک مہینہ تشریف لائے تو اس کی بڑھ چڑھ کر تکریم و تعظیم اور ایسی توقیر و احترام کیا جائے جس کا یہ حق دار ہے۔ اور یہ جان کائنات ﷺ کے اُس اسوۂ مبارکہ کی تقلید ہوگی کہ جان کائنات ﷺ خصوصی (عظمت

کے حامل) دنوں میں کثرت سے نیکی اور خیرات کے کام کرتے تھے۔ کیا تو (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے) امام بخاری (۱۹۴۔۲۵۶ھ) کا روایت کردہ یہ قول نہیں دیکھتا: جان کائنات ﷺ بھلائی میں سب لوگوں سے زیادہ فیاض تھے اور ماہِ رمضان میں جان کائنات ﷺ بہت فیاضی اور دریا دلی کا مظاہرہ فرماتے تھے۔ اس بناء پر کہ جان کائنات ﷺ فضیلت والے اوقات کی عزت افزائی فرماتے تھے ہمیں بھی فضیلت کے حامل اوقات (جیسے ماہِ ربیع الاول) کی بہ قدرِ استطاعت تعظیم کرنی چاہیے۔

''اگر کوئی کہے: جان کائنات ﷺ نے فضیلت والے اوقات کی عزت افزائی فرمائی جو جان کائنات ﷺ نے فرمائی جیسا کہ اوپر جانا جا چکا ہے لیکن جان کائنات ﷺ نے خود اس ماہ کی جس میں جان کائنات ﷺ کی ولادت ہوئی اس طرح عزت افزائی نہیں کی جس طرح جان کائنات ﷺ دوسرے مہینوں کی کرتے تھے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جان کائنات ﷺ کو اُمت کے لئے تخفیف اور آسانی و راحت کا بہت خیال رہتا تھا بالخصوص ان چیزوں کے بارے میں جو جان کائنات ﷺ کی اپنی ذات مقدسہ سے متعلق تھیں۔

''کیا تو نے حرمتِ مدینہ کی بابت جان کائنات ﷺ کا قول نہیں دیکھا: ''اے اللہ! بے شک حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کو انہی چیزوں کی مثل حرم قرار دیتا ہوں جن سے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا''۔ لیکن جان کائنات ﷺ نے اپنی اُمت کے لئے تخفیف اور رحمت کے سبب مدینہ منورہ کی حدود میں شکار کرنے اور درخت کاٹنے کی کوئی سزا مقرر نہیں فرمائی۔ جان کائنات ﷺ اپنی ذاتِ مقدسہ سے متعلقہ کسی اَمر کو اس کی ذاتی فضیلت کے باوجود امت کی آسانی کے لئے ترک فرما دیتے ہیں''۔

(المدخل ج ۲، ص ۲۰۴)

امام شمس الدین ذہبی علیہ رحمۃ القوی ۷۴۸ھ

''الفاظ ملک المظفر کے محفلِ میلاد جان کائنات ﷺ منانے کا انداز بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ جزیرۂ عرب اور عراق سے لوگ کشاں کشاں اس محفل میں شریک ہونے کے لئے آتے ہیں۔ اور کثیر تعداد میں گائیں، اونٹ اور بکریاں ذبح کی جاتیں اور انواع واقسام کے کھانے پکائے جاتے۔ وہ صوفیاء کے لئے کثیر تعداد میں خلعتیں تیار کرواتا اور واعظین وسیع وعریض میدان میں خطابات کرتے اور وہ بہت زیادہ مال خیرات کرتا۔ ابن دحیہ نے اس کے لئے ''میلاد النبی ﷺ'' کے موضوع پر کتاب تالیف کی تو اس نے اسے ایک ہزار دینار دیے۔ وہ منکسر المزاج اور راسخ العقیدہ سنی تھا، فقہاء اور محدثین سے محبت کرتا تھا۔ سبط الجوزی کہتے ہیں: شاہ مظفر الدین ہر سال محفلِ میلاد پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا جب کہ خانقاہِ صوفیاء پر دو لاکھ دینار خرچ کرتا تھا۔ اس محفل میں شریک ہونے والے ایک شخص کا کہنا ہے کہ اُس کی دعوتِ میلاد میں ایک سو (۱۰۰) قشلمیش گھوڑوں پر سوار سلامی واستقبال کے لئے موجود تھے۔ میں نے اُس کے دسترخوان پر پانچ ہزار بھنی ہوئی سریاں، دس ہزار مرغیاں، ایک لاکھ دودھ سے بھرے مٹی کے پیالے اور تیس ہزار مٹھائی کے تھال پائے''۔

(سیر اعلام النبلاء ج ۱٦، ص ۲۷۴)

امام الدین الادفوی علیہ الرحمہ ۷۴۸ھ

''ہمارے ایک مہربان دوست ناصر الدین محمود بن عماد حکایت کرتے ہیں کہ بے شک ابوطیب محمد بن ابراہیم سبتی مالکی جو قوص کے رہنے والے تھے اور صاحبِ عمل علماء میں سے تھے۔ اپنے دارالعلوم میں جان کائنات ﷺ کی ولادت کے دن محفل منعقد کرتے اور مدرسے میں چھٹی کرتے۔ وہ (اساتذہ سے) کہتے: اے فقیہ! آج خوشی و مسرت کا دن ہے، بچوں کو چھوڑ دو۔ پس ہمیں چھوڑ دیا جاتا۔

''ان کا یہ عمل ان کے نزدیک میلاد کے اثبات و جواز اور اس کے عدم کے انکار پر دلیل و تائید ہے۔ یہ شخص (محمد بن ابراہیم) مالکیوں کے بہت بڑے فقیہ اور ماہر فن ہو گزرے ہیں جو بڑے زہد و ورع کے مالک تھے۔ علامہ ابوحیان اور دیگر علماء نے ان سے اکتساب فیض کیا ہے اور انہوں نے ۶۹۵ھ میں وفات پائی۔

(الحاوی للفتاویٰ ص ۲۰۶' حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۳۸)

امام تقی الدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی السبکی علیہ الرحمہ ۷۵۶ھ

امام تقی الدین سبکی علیہ الرحمہ کے ہاں ان کے ہم عصر علماء کا ایک کثیر گروہ جمع ہوتا اور وہ سب مل کر مدح جان کائنات ﷺ میں امام صرصری حنبلی علیہ الرحمہ کے درج ذیل اشعار پڑھتے:

قليل لمدح المصطفى الخط بالذهب
على ورق من خط أحسن من كتب
وان تنهض الاشراف عند سماعه
قياما صفوفا أو جثيا على الركب

''جان کائنات ﷺ کی مدح میں چاندی کے ورق پر سونے کے پانی سے اچھے خوش نویس کے ہاتھ سے نہایت خوبصورت انداز میں لکھنا بھی کم ہے' اور یہ بھی کم ہے کہ دینی شرف والے جان کائنات ﷺ کے ذکر جمیل کے وقت صفیں بنا کر کھڑے ہو جائیں یا گھٹنوں کے بل بیٹھ جائیں''

(سیرۃ حلبیہ' ج ۱ ص ۸۴)

امام برہان الدین بن جماعہ علیہ الرحمہ ۷۹۰ھ

''ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ زاہد وقدوہ معمر ابواسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحیم جب مدینۃ النبی علی صاحبہا و مالکہا الصلوۃ والسلام (اُس کے ساکن پر افضل ترین درود

اور کامل ترین سلام ہو) میں تھے تو میلاد جان کائنات ﷺ کے موقع پر کھانا تیار کر کے لوگوں کو کھلاتے تھے' اور فرماتے تھے: اگر میرے بس میں ہوتا تو پورا مہینہ ہر روز محفلِ میلاد کا اہتمام کرتا''۔

(المورد الروی لملاعلی القاری ص ۱۷)

علامہ زین الدین بن رجب حنبلی علیہ الرحمہ ۷۹۵ھ

''احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی تخریج کی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ جان کائنات ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں اس وقت بھی خاتم الانبیاء تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔ اور میں تمہیں ان کی تاویل بتاتا ہوں کہ میں اپنے جدِ امجد ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی اپنی قوم کو دینے والی بشارت کا نتیجہ ہوں' اور اپنی والدہ ماجدہ کے ان خوابوں کی تعبیر ہوں جس میں انہوں نے دیکھا کہ ان کے جسم اطہر سے ایسا نور پیدا ہوا جس سے شام کے محلات بھی روشن ہو گئے۔ اور اسی طرح کے خواب حضرات انبیاء علیہم السلام کی مائیں دیکھتی تھیں''۔

(لطائف المعارف' ص ۱۵۸)

امام ولی الدین ابوزرعہ العراقی علیہ الرحمہ ۸۲۶ھ

''کھانا کھلانا ہر وقت مستحب ہے۔ اگر کسی موقع پر ربیع الاول شریف کے مہینے میں ظہورِ نبوت کی یادگار کے حوالے سے خوشی اور مسرت کے اظہار کا اضافہ کر دیا جائے تو اس سے یہ چیز کتنی بابرکت ہو جائے گی۔ ہم جانتے ہیں کہ اسلاف نے ایسا نہیں کیا اور یہ عمل بدعت ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ مکروہ ہو کیوں کہ بہت سی بدعات مستحب ہی نہیں بلکہ واجب ہوتی ہے۔

(تشنیف الآذان ص ۱۳۶)

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ رحمۃ الباری ۸۵۲ھ

شیخ الاسلام حافظ العصر ابوالفضل ابن حجر سے میلاد شریف کے عمل کے حوالے سے پوچھا گیا تو آپ نے اس کا جواب کچھ یوں دیا:

''میرے نزدیک یومِ میلاد جان کائنات ﷺ منانے کی اساسی دلیل وہ روایت ہے جسے ''صحیحین'' میں روایت کیا گیا ہے کہ جان کائنات ﷺ مدینہ تشریف لائے تو جان کائنات ﷺ نے یہود کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ جان کائنات ﷺ نے ان سے پوچھا: ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس پر وہ عرض کناں ہوئے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی' سو ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر بجالانے کے لئے اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔

''اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی احسان و انعام کے عطا ہونے یا کسی مصیبت کے ٹل جانے پر کسی معین دن میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا اور ہر سال اس دن کی یاد تازہ کرنا مناسب تر ہے۔

''اللہ تعالیٰ کا شکر نماز و سجدہ' روزہ' صدقہ اور تلاوتِ قرآن و دیگر عبادات کے ذریعہ بجالایا جاسکتا ہے اور جان کائنات ﷺ کی ولادت سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے کون سی نعمت ہے؟ اس لئے اس دن ضرور شکرانہ بجالانا چاہیے۔

''اس وجہ سے ضروری ہے کہ اسی معین دن کو منایا جائے تاکہ یومِ عاشورہ کے حوالے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے مطابقت ہو۔

''اور اگر کوئی اس چیز کو ملحوظ نہ رکھے تو میلادِ جان کائنات ﷺ کے عمل کو ماہ کے کسی بھی دن منانے میں حرج نہیں بلکہ بعض نے تو اسے یہاں تک وسیع کیا ہے کہ سال میں سے کوئی دن بھی منالیا جائے۔ پس یہی ہے جو کہ عمل مولد کی اصل سے متعلق ہے۔

''جب کہ وہ چیزیں جن پر عمل کیا جاتا ہے ضروری ہے کہ ان پر اکتفا کیا جائے

جس سے شکرِ خداوندی سمجھ آئے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ (ان میں) ذکر، تلاوت، ضیافت، صدقہ، نعتیں، صوفیانہ کلام جو کہ دلوں کو اچھے کاموں کی طرف راغب کرے اور آخرت کی یاد دلائے (وغیرہ جیسے اُمور شامل ہیں)''۔

(الحاوی للفتاویٰ ص ۲۰۵) سبل الہدی والرشاد ج ۱، ۳۶۶، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۳۷)

امام حافظ شمس الدین محمد السخاوی علیہ رحمۃ العالی ۹۰۲ھ

''(محفل میلاد جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم) قرونِ ثلاثہ کے بعد صرف نیک مقاصد کے لئے شروع ہوئی اور جہاں تک اس کے انعقاد میں نیت کا تعلق ہے تو وہ اخلاص پر مبنی تھی۔ پھر ہمیشہ سے جملہ اہلِ اسلام تمام ممالک اور بڑے بڑے شہروں میں جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافل میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں اور اس کے معیار اور عزت و شرف کو عمدہ ضیافتوں اور خوبصورت طعام گاہوں (دسترخوانوں) کے ذریعے برقرار رکھا۔ اب بھی ماہِ میلاد کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات وخیرات دیتے ہیں اور خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرتے ہیں۔ بلکہ جونہی ماہِ میلاد جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم قریب آتا ہے خصوصی اہتمام شروع کردیتے ہیں اور نتیجتاً اس ماہِ مقدس کی برکات اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضلِ عظیم کی صورت میں ان پر ظاہر ہوتی ہیں۔

(سبل الہدی والرشاد، ج ۱، ص ۳۶۲، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۳۳)

خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ القوی ۹۱۱ھ

جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منانا جو کہ اصل میں لوگوں کے جمع ہوکر بہ قدرِ سہولت قرآن خوانی کرنے اور ان روایات کا تذکرہ کرنے سے عبارت ہے جو جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہیں، جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے معجزات اور خارق العادت واقعات کے بیان پر مشتمل ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد ان کی

ضیافت کا اہتمام کیا جاتا ہے اور وہ تناول ماحضر کرتے ہیں، اور اس اہتمام کرنے والے کو جان کائناتﷺ کی تعظیم اور جان کائناتﷺ کے میلاد پر اظہار فرحت ومسرت کی بناء پر ثواب سے نوازا جاتا ہے''۔

ایک مقام پر لکھتے ہیں: '' بیشک جان کائناتﷺ کی ولادت باسعادت ہمارے لئے نعمتِ عظمی ہے اور جان کائناتﷺ کی وفات ہمارے لئے سب سے بڑی مصیبت ہے۔ تاہم شریعت نے نعمت پر اظہارِ شکر کا حکم دیا ہے اور مصیبت پر صبر وسکون کرنے اور اُسے چھپانے کا حکم دیا ہے۔ اسی لئے شریعت نے ولادت کے موقع پر عقیقہ کا حکم دیا ہے اور یہ بچے کے پیدا ہونے پر اللہ کے شکر اور ولادت پر خوشی کے اظہار کی ایک صورت ہے، لیکن موت کے وقت جانور ذبح کرنے جیسی کسی چیز کا حکم نہیں دیا بلکہ نوحہ اور جزع وغیرہ سے بھی منع کر دیا ہے۔ لہذا شریعت کے قواعد کا تقاضا ہے کہ ماہِ ربیع الاول میں جان کائناتﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کیا جائے نہ کہ وصال کی وجہ سے غم کا''۔

ایک جگہ یوں ارشاد فرمایا: ''یوم میلاد جان کائناتﷺ منانے کے حوالے سے ایک اور دلیل جو مجھ پر ظاہر ہوئی جسے امام بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جان کائناتﷺ نے اعلانِ نبوت کے بعد خود اپنا عقیقہ کیا باوجود اس کے کہ جان کائناتﷺ کے دادا عبدالمطلب جان کائناتﷺ کی پیدائش کے ساتویں روز جان کائناتﷺ کا عقیقہ کر چکے تھے۔ اور عقیقہ دو (۲) بار نہیں کیا جاتا۔ پس یہ واقعہ اسی چیز پر محمول کیا جائے گا کہ جان کائناتﷺ کا دوبارہ اپنا عقیقہ کرنا جان کائناتﷺ کا شکرانے کا اظہار تھا اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے جان کائناتﷺ کو رحمۃ للعالمین اور جان کائناتﷺ کی اُمت کے شرف کا باعث بنایا۔ اسی طرح ہمارے لئے مستحب ہے کہ ہم بھی جان کائناتﷺ کے یومِ ولادت پر خوشی کا اظہار کریں اور کھانا کھلائیں اور

دیگر عبادات بجالائیں اور خوشی کا اظہار کریں۔ (الحاوی للفتاویٰ ص ۲۰۶-۱۹۹)

امام شہاب الدین احمد قسطلانی علیہ رحمۃ الباری ۹۲۳ھ

''ہمیشہ سے اہلِ اسلام جان کائنات ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے مہینے میں محافلِ میلاد منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ دعوتوں کا اہتمام کرتے ہیں اور اس ماہِ (ربیع الاول) کی راتوں میں صدقات وخیرات کی تمام ممکنہ صورتیں بروئے کار لاتے ہیں۔ اظہارِ مسرت اور نیکیوں میں کثرت کرتے ہیں اور میلاد شریف کے چرچے کیے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان میلاد شریف کی برکات سے بہر طور فیض یاب ہوتا ہے۔
پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے ماہِ میلاد النبی ﷺ کی راتوں کو (بھی) بہ طور عید منا کر اس کی شدتِ مرض میں اضافہ کیا جس کے دل میں (بغضِ جان کائنات ﷺ کے سبب پہلے ہی خطرناک) بیماری ہے''۔ (المواہب اللدنیہ' ج ۱' ص ۱۴۷ شرح الزرقانی علی المواہب، ج ۱، ص ۳۶۲ مطبوعہ النوریہ الرضویہ لاہور، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۳۳)

امام جمال الدین بن عبدالرحمٰن الکتانی علیہ رحمۃ العالی

جان کائنات ﷺ کی ذاتِ اقدس کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر ایک مسلمان اور جان کائنات ﷺ کو ماننے والا جان کائنات ﷺ کی ولادت کی خوشی منائے تو وہ نجات وسعادت حاصل کر لیتا ہے' اور اگر ایسا شخص خوشی منائے جو مسلمان نہیں اور دوزخ میں رہنے کے لئے پیدا کیا گیا ہو تو اس کا عذاب کم ہو جاتا ہے اور جان کائنات ﷺ کی ہدایت کے مطابق چلنے والوں پر جان کائنات ﷺ کی برکات مکمل ہوتی ہیں۔
(سبل الہدیٰ والرشاد' ج ۱' ص ۳۶۴)

امام یوسف بن علی بن زریق الشامی علیہ الرحمہ

''میں نے بیس سال قبل جان کائنات ﷺ کی خواب میں زیارت کی' شیخ ابوبکر

حجار میرا دینی بھائی ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے میں اور ابوبکر جان کائنات ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہیں۔ چنانچہ ابوبکر حجار نے خود اپنی داڑھی پکڑی اور اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور جان کائنات ﷺ سے کوئی کلام کیا جو میں نہ سمجھ پایا۔ پس جان کائنات ﷺ نے اسے جواب دیتے ہوئے فرمایا: اگر یہ نہ ہوتا تو یہ آگ میں ہوتی اور میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: میں تمہیں ضرور سزا دوں گا۔ اور جان کائنات ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، پس میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کس وجہ سے؟ جان کائنات ﷺ نے فرمایا: تاکہ نہ میلاد شریف کا اہتمام ترک کیا جائے اور نہ سنتوں کا۔

''یوسف کہتے ہیں کہ (اس خواب کے باعث) میں گزشتہ بیس سالوں سے آج کے دن تک مسلسل میلاد مناتا آرہا ہوں۔

ابوبکر حجار سے سنا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے منصور نشار کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جان کائنات ﷺ کو خواب میں دیکھا، جان کائنات ﷺ مجھے فرمارہے تھے کہ میں اسے (یعنی یوسف بن علی) کو کہوں کہ وہ یہ عمل (میلاد کی خوشی میں دعوتِ طعام) ترک نہ کرے، کوئی اس میں کچھ کھائے یا نہ کھائے تمہیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ (ابن ظفر) کہتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ ابوعبداللہ بن ابی محمد نعمان کو سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ ابوموسیٰ زرہونی کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے جان کائنات ﷺ کو خواب میں دیکھا تو میں نے وہ تمام باتیں ذکر کردیں جو کہ فقہاء میلاد کی ضیافت کے بارے میں کہتے ہیں، تو جان کائنات ﷺ نے فرمایا: جو ہم سے خوشی ہوتا ہے ہم اس سے خوش ہوتے ہیں''۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، ج ۱، ص ۳۶۳)

امام محمد بن جار اللہ بن ظہیرہ حنفی علیہ الرحمہ ۹۸۲ھ

''ہر سال مکہ مکرمہ میں بارہ ربیع الاول کی رات اہل مکہ کا یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ۔'' جو کہ شافعی ہیں'' مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولد

شریف کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں تینوں مذاہبِ فقہ کے قاضی، اکثر فقہاء، فضلاء اور اہل شہر ہوتے ہیں جن کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں۔ وہاں جا کر مولد شریف کے موضوع پر خطبہ دینے کے بعد بادشاہِ وقت، امیرِ مکہ اور شافعی قاضی کے لئے (منتظم ہونے کی وجہ سے) دعا کی جاتی ہے۔ مجھے علم نہیں کہ یہ سلسلہ کس نے شروع کیا تھا اور بہت سے ہم عصر مؤرخین سے پوچھنے کے باوجود اس کی تاریخ کا پتہ نہیں چل سکا۔ (الجامع اللطیف، ص ۲۰۱)

علامہ قطب الدین حنفی ۹۸۸ھ

''ہر سال باقاعدگی سے بارہ ربیع الاول کی رات جان کائنات ﷺ کی جائے ولادت کی زیارت کی جاتی ہے۔ (تمام علاقوں سے) فقہاء، گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہوتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں، فانوس اور مشعلیں ہوتیں ہیں۔ یہ (مشعل بردار) جلوس کی شکل میں مسجد سے نکل کر سوق اللیل سے گزرتے ہوئے جان کائنات ﷺ کی جائے ولادت کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتا ہے۔ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا کہ دور دراز دیہاتوں، شہروں حتی کہ جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے اور جان کائنات ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے تھے۔

(الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام ص ۳۵۵)

محدث ملا علی بن سلطان القاری علیہ رحمۃ الباری ۱۰۱۴ھ

فرمانِ باری تعالیٰ ''بے شک تمہارے پاس (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے'' میں یہی خبر و اشارہ ہے کہ جان کائنات ﷺ کی تشریف آوری کے وقت کی تعظیم بجالائی جائے اور اس لئے ضروری ہے کہ اظہارِ تشکر میں مذکورہ صورتوں پر اکتفا کیا جائے۔

''میں کہتا ہوں: جب میں ظاہری دعوت وضیافت سے عاجز ہوں تو یہ اوراق میں نے لکھ دیے تاکہ میری طرف سے یہ معنوی ونوری ضیافت ہو جائے جو زمانہ کے صفحات پر ہمیشہ باقی رہے، محض کسی سال یا مہینے کے ساتھ ہی خاص نہ ہو۔

(المورد الروی ص۴۳-۴۲)

حضرت مجدد الف ثانی علیہ رحمۃ الباری ۱۰۳۴ھ

''اچھی آواز میں قرآن حکیم کی تلاوت کرنے، قصیدے اور منقبتیں پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ ممنوع تو صرف یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف کو تبدیل وتحریف کیا جائے اور الحان کے طریق سے آواز پھیرنا اور اس کے مناسب تالیاں بجانا جو کہ شعر میں بھی ناجائز ہے۔ اگر ایسے طریقہ سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو اور قصائد پڑھنے میں مذکورہ (ممنوعہ) اوامر نہ پائے جائیں تو پھر کون سا امر مانع ہے؟''

(مکتوبات شریف، دفتر سوم، مکتوب نمبر۷۲)

حضرت شاہ عبدالرحیم دھلوی علیہ الرحمۃ القوی ۱۱۳۱ھ

''میں ہر سال جان کائنات ﷺ کے میلاد کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا، لیکن ایک سال (بوجہ عسرت شاندار) کھانے کا اہتمام نہ کرسکا، تو میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کردیے۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ جان کائنات ﷺ کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں اور جان کائنات ﷺ خوش وخرم تشریف فرما ہیں''۔ (الدر الثمین، ص۴۰)

علامہ اسماعیل حقی بروسوی علیہ الرحمہ ۱۱۳۷ھ

''اور میلاد شریف منانا جان کائنات ﷺ کی تعظیم میں سے ہے جب کہ وہ منکرات سے پاک ہو، امام سیوطی نے فرمایا ہے، ہمارے لئے جان کائنات ﷺ کی

ولادت باسعادت پر اظہارِ شکر کرنا مستحب ہے"۔ (روح البیان ج ۹ ص ۵۶)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی علیہ الرحمۃ ۱۱۷۴ھ

"اس سے پہلے میں مکہ مکرمہ میں جان کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ جان کائنات ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ہدیۂ درود وسلام عرض کررہے تھے اور وہ واقعات بیان کررہے تھے جو جان کائنات ﷺ کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ جان کائنات ﷺ کی بعثت سے پہلے ہوا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار وتجلیات کی برسات شروع ہوگئی۔ میں نہیں کہتا کہ میں نے منظر صرف جسم کی آنکھ سے دیکھا تھا، نہ یہ کہتا ہوں کہ فقط روحانی نظر سے دیکھا تھا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دو میں سے کون سا معاملہ تھا۔ بہرحال میں نے ان انوار میں غور وخوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار ان ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہد میں شرکت پر مامور ومقرر ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ انوارِ ملائکہ کے ساتھ ساتھ انوارِ رحمت کا نزول بھی ہورہا تھا"۔

(فیوض الحرمین ۸۱، ۸۰)

شاہ ولی اللہ محدث دھلوی جیسی ہستی کا یومِ میلاد کے موقع پر مکہ مکرمہ میں ہونے والی محفلِ میلاد میں شرکت کرنا محفلِ میلاد کا جائز اور مستحب ہونا ثابت کرتا ہے۔ ثانیاً اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حرمین شریفین میں بھی محافلِ میلاد منعقد ہوتی رہی ہیں۔ اگر آج وہاں اعلانیہ طور پر ایسی محافل منعقد نہیں ہوتیں تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہاں کبھی ایسی محافل ہوئی نہیں تھیں۔ اہلِ عشق ومحبت تو آج بھی وہاں محبتِ الٰہی اور عشقِ جان کائنات ﷺ کے ترانے الاپ رہے ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی علیہ الرحمہ ۱۲۳۹ھ

"اور ماہِ ربیع الاول کی برکت جان کائنات ﷺ کی میلاد شریف کی وجہ سے

ہے۔ جتنا امت کی طرف سے جان کائناتﷺ کی بارگاہ میں ہدیۂ درود وسلام اور طعاموں کا نذرانہ پیش کیا جائے اتنا ہی جان کائناتﷺ کی برکتوں کا اُن پر نزول ہوتا ہے"۔ (فتاویٰ عزیزیہ ج ا ص ۱۶۳)

شاہ احمد سعید مجددی دھلوی علیہ الرحمۃ ۱۲۷۷ھ

"ہمارے نبی جان کائناتﷺ کے میلاد شریف کے دلائل کے بارے میں پوچھنے والوائے نام نہاد علماء! جان لو کہ محفلِ میلاد شریف ایسی آیات وصحیح احادیث کے بیان پر مشتمل ہوتی ہے جن میں جان کائناتﷺ کی کمالِ شان پر دلالت ہوتی ہے اور جان کائناتﷺ کی ولادت باسعادت، معراج، معجزات اور وصال کے واقعات کا بیان ہوتا ہے۔ جان کائناتﷺ کا ذکر کرنا ہمیشہ سے بزرگانِ دین کی سنت رہی ہے اور صرف غافلین نے جان کائناتﷺ کے ذکر سے غفلت برتی ہے۔ پس تمہارا انکار ہٹ دھرمی پر مبنی ہے"۔ (اثبات المولد والقیام ص)

مجاہد تحریک آزادی حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ رحمۃ القوی ۱۲۷۹

"ماہِ ربیع الاول روز دوشنبہ کو جان کائناتﷺ کے سبب سے شرفِ عظیم حاصل ہوا۔ حرمین شریفین اور اکثر بلادِ اسلام میں عادت ہے کہ ماہِ ربیع الاول میں محفلِ میلاد شریف کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مجتمع کر کے ذکر مولود شریف کرتے ہیں اور کثرت درود کی کرتے ہیں، اور بطور دعوت کے کھانا یا شیرینی تقسیم کرتے ہیں سو یہ امر موجب برکات عظیمہ ہے اور سبب ہے ازدیادِ محبت کا ساتھ جناب جان کائناتﷺ کے۔ بارہویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں یہ متبرک محفل مسجد نبوی شریف میں ہوتی ہے اور مکہ معظمہ میں مکانِ ولادتِ جان کائناتﷺ میں"۔

مزید فرماتے ہیں: "مسلمانوں کو چاہیے کہ بمقتضائے محبتِ جان کائناتﷺ محفل شریف کیا کریں اور اس میں شریک ہوا کریں۔ مگر شرط یہ ہے کہ بہ نیت خالص کیا

کریں۔(تواریخ حبیب الٰہ ﷺ ص ۱۶، ۱۴)

فنا فی الرسول محدث امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ رحمۃ العالی ۱۳۵۰ھ

''ہمیشہ سے اہلِ اسلام جان کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافل میلاد منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ دعوتوں کا اہتمام کرتے ہیں اور اس ماہِ (ربیع الاول) کی راتوں میں صدقات و خیرات کی تمام ممکنہ صورتیں بروئے کار لاتے ہیں۔ اظہارِ مسرت اور نیکیوں میں کثرت کرتے ہیں اور میلاد شریف کے چرچے کیے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان میلاد شریف کی برکات سے بہر طور فیض یاب ہوتا ہے۔

(الانوار المحمدیہ ص ۲۹)

مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ

مفتی محمد مظہر اللہ دھلوی لکھتے ہیں: ''میلاد خوانی بشرطیکہ صحیح روایات کے ساتھ ہو اور بارہویں شریف میں جلوس نکالنا بشرطیکہ اس میں کسی فعل ممنوع کا ارتکاب نہ ہو یہ دونوں جائز ہیں۔ ان کو ناجائز کہنے کے لئے دلیل شرعی ہونی چاہیے۔ مانعین کے پاس اس کی ممانعت کی کیا دلیل ہے؟ یہ کہنا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نہ کبھی اس طور سے میلاد خوانی کی نہ جلوس نکالا ممانعت کی دلیل نہیں بن سکتی کہ کسی جائز امر کو کسی کا نہ کرنا اس کو ناجائز نہیں کرسکتا''۔

(فتاویٰ مظہری، ص ۴۳۵)

شیخ محمد رضا مصری

''شاہ تلمسان سلطان ابوحمو موسیٰ (۷۲۳۔ ۷۹۱ھ ۔۱۳۲۳۔۱۳۸۹ء) بھی عید میلاد النبی ﷺ کا عظیم الشان جشن منایا کرتے تھے جیسا کہ ان کے زمانہ میں اور ان سے قبل مغرب اقصیٰ واندلس کے سلاطین بھی منایا کرتے تھے۔ سلطان ابوحمو کے جشن کی تفصیل حافظ سید ابوعبداللہ تونسی تلمسانی نے اپنی کتاب میں بیان کی ہے۔ مؤلف نے بیان کیا ہے کہ سلطان تلمسان صاحبِ رائے معززین کے مشورہ سے شبِ میلاد النبی ﷺ

ایک عام دعوت کا اہتمام فرمایا کرتے تھے جس میں بلا استثناء ہر خاص و عام کو شرکت کی اجازت ہوتی تھی۔ اس محفل میں اعلیٰ قسم کے قالینوں کا فرش اور منقش پھول دار چادریں بچھائی جاتیں۔ سنہرے کار چوبی غلافوں والے گاؤ تکیے لگائے جاتے تھے۔ ستونوں کے برابر بڑے بڑے شمع دان روشن کیے جاتے تھے۔ بڑے بڑے دستر خوان بچھائے جاتے تھے۔ بڑے بڑے گول اور خوش نما نصب شدہ بخور دانوں میں بخور سلگایا جاتا تھا' جو دیکھنے والوں کو پگھلایا ہوا سونا معلوم ہوتا تھا۔ پھر تمام حاضرین کے سامنے انواع واقسام کے کھانے چنے جاتے تھے' معلوم ہوتا تھا کہ موسم بہار میں رنگا رنگ پھول کھلے ہوئے ہیں' ایسے کھانے جن کی طرف دل کو رغبت ہو اور جنہیں دیکھ کر آنکھیں لذت اندوز ہوں۔ ان محفلوں میں اعلیٰ قسم کی خوشبوئیں بسائی جاتی تھیں جن کی مہک سے فضاء معطر ہو جاتی تھی۔ مہمانوں کو حسب مراتب ترتیب وار بٹھایا جاتا تھا' یہ ترتیب جشن کی مناسبت سے دی جاتی تھی۔ حاضرین پر عظمتِ نبوت کا جلال ووقار چھایا رہتا تھا۔ انعقادِ محفل کے بعد سامعین جان کائنات ﷺ کے مناقب وفضائل اور ایسے پاکیزہ خیالات ونصائح سنتے جو انہیں گناہوں سے توبہ کی طرف راغب کرتے۔ خطباء اسلوب بیان کے مدوجزر اور خطاب کے تنوعات سے سامعین کے قلوب کو گرماتے اور سامعین کو لذت اندوز کرتے تھے۔ ختم محفل پر حاکم مصر میلاد کا بیان کرنے والے کو شاہانہ خلعت عطا فرماتے ہیں۔ پھر حاضرین میں شیرنی تقسیم کی جاتی ہے اور شربت پلایا جاتا ہے۔ اس کے بعد توپوں کی گونج میں شاہانہ سواری مراجعت فرما ہوتی ہے' پھر شام کے وقت خیموں پر نصب شدہ قمقمے روشن کیے جاتے ہیں۔ بہترین آتش بازی چھوڑی جاتی ہے۔ اس دن تمام دفاتر میں تعطیل ہوتی ہے۔ نیز بمقام مشہد حسینی کمشنر مصر کی موجودگی میں سیرت النبی ﷺ کا بیان ہوتا ہے۔ آج کل مذہبی علماء اور بے دار مغز حکام کی توجہات ومساعی جمیلہ سے بیشتر مروجہ بدعتوں کو دور کیا جا رہا ہے۔ (محمد رسول اللہ ﷺ ص ۲۸'۲۶)

مخالفین میلاد کے گھر کی گواہیاں

احمد ابن تیمیہ ۷۲۸ھ

''اور اسی طرح اُن امور پر (ثواب دیا جاتا ہے) جو بعض لوگ ایجاد کر لیتے ہیں، میلادِ عیسیٰ علیہ السلام میں نصاریٰ سے مشابہت کے لئے یا جان کائنات ﷺ کی محبت اور تعظیم کیلئے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں اس محبت اور اجتہاد پر ثواب عطا فرماتا ہے نہ کہ بدعت پر، اُن لوگوں کو جنہوں نے یومِ میلاد النبی ﷺ کو بہ طور عید اپنایا''۔

(اقتضاء الصراط المستقیم ص ۲۰۴)

دوسری جگہ لکھا ہے:

''میلاد شریف کی تعظیم اور اسے شعار بنالینا بعض لوگوں کا عمل ہے اور اس میں اُس کے لئے اجر عظیم بھی ہے کیونکہ اس کی نیت نیک ہے اور جان کائنات ﷺ کی تعظیم بھی ہے، جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک ایک امر اچھا ہوتا ہے اور بعض مومن اسے قبیح کہتے ہیں''۔ (اقتضاء الصراط المستقیم ص ۴۰۶)

عماد الدین ابن کثیر دمشقی ۷۷۴ھ

''شاہ مظفر ابو سعید کوکبری بن زین الدین علی بن تبکتکین ایک سخی، عظیم سردار اور بزرگ بادشاہ تھا، جس نے اپنے بعد اچھی یادگاریں چھوڑیں۔ اس نے قاسیون کے دامن میں جامع مظفری تعمیر کروائی۔ وہ ماہ ربیع الاول میں میلاد مناتا تھا اور عظیم الشان محفلِ منعقد کرتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ بہادر، دلیر، حملہ آور، جری، دانا، عالم اور عادل بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے اور اسے بلند رتبہ عطا فرمائے۔ شیخ ابو الخطاب ابن دحیہ نے اس کے لئے میلاد النبی ﷺ کے بارے میں ایک کتاب لکھی اور اس کا نام ''التنـویر فی مولود البشیر والنذیر'' رکھا۔ شاہ نے اس تصنیف پر اُسے ایک ہزار

دینار انعام دیا۔ سبط نے بیان کیا ہے کہ مظفر کے دسترخوانِ میلاد پر حاضر ہونے والے ایک شخص کا بیان ہے کہ اس میں پانچ ہزار بھنے ہوئے بکرے، دس ہزار مرغیاں، ایک لاکھ مٹی کے دودھ سے بھرے پیالے اور تیس ہزار مٹھائی کے تھال ہوتے تھے"۔

(البدایۃ والنہایۃ ج ۹، ص ۱۸)

اس کے بعد یوں لکھا: "میلاد کے موقع پر اُس کے پاس بڑے بڑے علماء اور صوفیاء حاضر ہوتے تھے، وہ انہیں خلعتیں پہناتا اور عطیات پیش کرتا تھا اور صوفیاء کے لئے ظہر سے عصر تک سماع کراتا تھا ہر خاص و عام کے لئے ایک دارِضیافت تھا اور وہ حرمین شریفین و دیگر علاقوں کے لئے صدقات دیتا تھا اور ہر سال بہت سے قیدیوں کو فرنگیوں سے چھڑاتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس نے ان کے ہاتھ سے ساٹھ ہزار قیدیوں کو رہا کرایا۔ اس کی بیوی ربیعہ خاتون بنت ایوب کہتی ہے کہ اس کے ساتھ میرا نکاح میرے بھائی صلاح الدین ایوبی نے کرایا تھا۔ پس میں نے اسے اس بارے میں سوال کیا تو وہ کہنے لگے: میرا پانچ درہم کے کپڑے کو پہننا اور باقی کو صدقہ کر دینا اس بات سے بہتر ہے کہ میں قیمتی کپڑا پہنوں اور فقراء اور مساکین کو چھوڑ دوں۔ اور وہ ہر سال محفل میلادِ النبی ﷺ پر تین لاکھ دینار اور مہمان نوازی پر ایک لاکھ دینار اور حرمین شریفین اور حجاز کے راستے میں پانی پر خفیہ صدقات کے علاوہ تیس ہزار دینار خرچ کرتا تھا۔ (البدایۃ والنہایۃ، ج ۹ ص ۱۸)

شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی ۱۲۴۲ھ

"اور ابولہب کی باندی حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے جان کائنات ﷺ کو دودھ پلایا اور جب اُس نے جان کائنات ﷺ کی پیدائش کی خبر سنائی تو ابولہب نے اُسے آزاد کر دیا۔ اور ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا، اب تیرا کیا حال ہے؟ پس اُس نے کہا: آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر سوموار کو (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور انگلی کے اشارہ سے کہنے لگا کہ میری ان دو

انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے (جسے میں پی لیتا ہوں) اور یہ (تخفیفِ عذاب میرے لئے) اس وجہ سے ہے کہ میں نے حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے حضرت سیدنا جان کائنات محمد (ﷺ) کی ولادت کی خوش خبری دی اور اس نے جان کائنات ﷺ کو دودھ بھی پلایا تھا۔

''ابن جوزی کہتے ہیں: پس جب جان کائنات ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اجر میں ہر شب میلاد اُس ابولہب کو بھی جزا دی جاتی ہے جس کی مذمت (میں) قرآن حکیم میں (ایک مکمل) سورت نازل ہوئی ہے۔ تو جان کائنات ﷺ کی امت کے اُس توحید پرست مسلمان کو ملنے والے اجر وثواب کا کیا عالم ہوگا جو جان کائنات ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے''۔

(مختصر سیرۃ الرسول ﷺ ص ۱۳)

احمد علی سہارن پوری ۱۲۹۷ھ

''سیدنا رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کا ذکر صحیح روایت ہے ان اوقات میں جو عباداتِ واجبہ سے خالی ہوں' ان کیفیات سے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان اہل قرون ثلاثہ کے طریقے کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونے کی شہادت حضرت (ﷺ) نے دی ہے' ان عقیدوں سے جو شرک و بدعت کے موہم نہ ہوں' ان آداب کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف نہ ہوں جو حضرت (ﷺ) کے ارشاد: ماأنا علیہ وأصحابی ۔ کی مصداق ہے ان مجالس میں جو منکراتِ شرعیہ سے خالی ہوں سببِ خیر وبرکت ہے۔ بشرطیکہ صدقِ نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے کیا جاوے کہ یہ بھی منجملہ دیگر اذکارِ حسنہ کے ذکر حسن ہے' کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں۔ پس جو ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دے گا۔ (المہند علی المفند' ص ۶۲۔۶۱)

مولانا عبدالحی لکھنوی ۱۳۰۴ھ

''جس زمانے میں بہ طرزِ مندوب محفل میلاد کی جائے باعثِ ثواب ہے اور حرمین، بصرہ، شام یمن اور دوسرے ممالک کے لوگ بھی ربیع الاول کا چاند دیکھ کر خوشی اور محفلِ میلاد اور کارِ خیر کرتے ہیں اور قرات اور سماعت میلاد میں اہتمام کرتے ہیں۔ اور ربیع الاول کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی ان ممالک میں میلاد کی محفلیں ہوتی ہیں اور یہ اعتقاد نہ کرنا چاہیے کہ ربیع الاول ہی میں میلاد شریف کیا جائے گا تو ثواب ملے گا ورنہ نہیں''۔ (مجموعہ فتاویٰ، ج ۲، ص ۲۸۲)

نواب صدیق حسن خان بھوپالی ۱۳۰۷ھ

''اس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکرِ حضرت ﷺ نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع (ہفتہ) یا ہر ماہ میں التزام اس کا کریں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظِ سیرت وسمت و دل وہدی وولادت ووفات آنحضرت ﷺ کا کریں۔ پھر ایام ماہِ ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں اور ان روایات واخبار وآثار کو پڑھیں پڑھائیں جو صحیح طور پر ثابت ہیں''۔
(الشمامۃ العنبریہ، ص ۵)

اس کے آگے ایک جگہ یوں لکھا:

''جس کو حضرت ﷺ کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں''۔ (الشمامۃ العنبریہ، ص ۱۲)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ ۱۳۱۷ھ

''مولد شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں، اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے۔ اور حضرت رسالت پناہ ﷺ کا ذکر کیسے مذموم ہوسکتا ہے! البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں۔ اور قیام کے بارے میں کچھ نہیں کہتا۔ ہاں، مجھ کو ایک

کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے"۔

(شمائم امدادیہ، ص ۴۷، امداد المشتاق، ص ۵۲)

وہ مزید لکھتے ہیں:

"ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں۔ تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں؟ اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے۔ البتہ وقتِ قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے۔ اگر اہتمام تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیوں کہ عالم خلق مقید بہ زمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے۔ پس قدم رنجہ فرمانا ذاتِ بابرکات کا بعید نہیں"

(شمائم امدادیہ، ص ۵۰، امداد المشتاق، ص ۵۸)

ایک مقام پر اپنا معمول لکھا:

"فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں، بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف اور لذت پاتا ہوں"۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۷ وکلیات امدادیہ ص ۸۰)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

"رہا یہ عقیدہ کہ مجلسِ مولود میں حضور پر نور ﷺ رونق افروز ہوتے ہیں، تو اس عقیدہ کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھنا ہے۔ یہ بات عقلاً و نقلاً ممکن ہے، بلکہ بعض مقامات پر واقع ہو بھی جاتی ہے۔ اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ حضرت ﷺ کو کیسے علم ہوا، آپ کئی جگہ کیسے تشریف فرما ہوئے، تو یہ شبہ بہت کمزور شبہ ہے۔ حضور ﷺ کے علم و روحانیت کی وسعت کے آگے۔ جو صحیح روایات سے اور اہل کشف کے مشاہدے سے ثابت ہے۔ یہ ادنیٰ سی بات ہے"۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۶ کلیات امدادیہ ص ۷۹ دارالاشاعت کراچی)

نواب وحید الزمان ۱۳۳۸ھ

''ایسے ہی لوگوں کو سماع' غناء یا مزامیر یا محفلِ میلاد منعقد کرنے یا مروجہ فاتحہ پڑھنے پر ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے یا اُن کے فسق یا اُن کے کفر پر ڈانٹ ڈپٹ کرنا اور تشدد کرنا نیکی کی بجائے گناہ حاصل کرنا ہے''۔ (ہدیۃ المہدی' ص ۱۱۸)

اشرفعلی تھانوی ۱۳۶۲ھ

''میرا کئی سال تک یہ معمول رہا کہ یہ جو مبارک زمانہ ہے جس کا نام ربیع الاول کا مہینہ ہے' جس کی فضیلت کو ایک عاشق ملا علی قاری نے اس عنوان سے ظاہر کیا ہے۔

اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے:

(اسلام میں اس ماہ میں کی بڑی فضیلت ہے اور تمام مہینوں پر اس کی تعریف کو فضیلت ہے۔ باہر اندر بہار اندر بہار ہے اور نور بالائے نور ہے)

''تو جب یہ مبارک مہینہ آتا تھا تو میں جان کائنات ﷺ کے وہ فضائل جن کا خاص تعلق ولادتِ شریفہ سے ہوتا تھا مختصر طور پر بیان کرتا تھا مگر التزام کے طور پر نہیں یوں کہ التزام میں تو علماء کو کلام ہے۔ بلکہ بدوں التزام کے دو وجہ سے:

''ایک یہ کہ حضور ﷺ کا ذکر فی نفسہ طاعت و موجبِ برکت ہے۔

''دوسرے اس وجہ سے کہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ہم لوگ جو مجالسِ موالید کی ممانعت کرتے ہیں تو وہ ممانعت نفسِ ذکر کی وجہ سے نہیں۔ نفسِ ذکر کو تو ہم لوگ طاعت سمجھتے ہیں بلکہ محض منکرات و مفاسد کے انضمام کی وجہ سے منع کیا جاتا ہے ورنہ نفسِ ذکر کا تو ہم خود قصد کرتے ہیں۔

''یہ تو ظاہری وجوہ تھیں۔ بڑی بات یہ تھی کہ اس زمانہ میں اور دونوں سے زیادہ حضور ﷺ کے ذکر کو جی چاہا کرتا ہے اور یہ ایک امر طبعی ہے کہ جس زمانہ میں کوئی امر

واقع ہوا ہواس کے آنے سے دل میں اس واقع کی طرف خود بخود خیال ہوا جاتا ہے۔ اور خیال کو یہ حرکت ہونا جب امر طبعی ہے تو زبان سے ذکر ہو جانا کیا مضائقہ ہے۔ یہ تو ایک طبعی بات ہے''۔

(خطبات میلاد النبی ﷺ، ص ۱۹۰، اشرف علی تھانوی ادارہ تالیفات اشرفیہ ۲۰۰۵ء)

مفتی رشید احمد لدھیانوی

''جب ابولہب جیسے بد بخت کافر کے لئے میلاد النبی ﷺ کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جو کوئی امتی آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی کرے اور حسبِ وسعت آپ ﷺ کی محبت میں خرچ کرے تو کیوں کر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا''۔

(احسن الفتاویٰ، ج ۱، ص ۳۴۷)

علمائے دیوبند کا متفقہ فیصلہ

''حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ ﷺ کے نعلین اور آپ ﷺ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کے تذکرہ کو بھی قبیح و بدعت سئیہ یا حرام کہے۔ وہ جملہ حالات جنہیں رسول اکرم ﷺ سے ذرا سی بھی نسبت ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے، خواہ ذکر ولادت شریف کا ہو یا آپ ﷺ کے بول و براز، نشست و برخاست اور بے داری و خواب کا تذکرہ ہو۔ جیسا کہ ہمارے رسالہ ''براہین قاطعہ'' میں متعدد جگہ بالصراحت مذکور ہے''۔

(المھند المفند علی ص ۶۱)

فضائل میلاد جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ اَنْفَقَ دِرْھَمًا عَلٰی قِرَاءَ ۃِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ رَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّۃِ

جس کسی نے میلاد جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا وہ شخص جنت میں میرے ساتھ ہوگا‘‘۔

۲۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَدْ اَحْیَا الْاِسْلَامَ

’’جس نے میلاد جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی اس نے گویا اسلام کو زندہ کیا‘‘۔

۳۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ اَنْفَقَ دِرْھَمًا عَلٰی قِرَاءَ ۃِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَکَاَنَّمَا شَھِدَ غَزْوَۃَ بَدْرٍ وَّحُنَیْنٍ

’’جس نے میلاد جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا تو گویا وہ جنگ بدر وحنین میں حاضر ہوا‘‘۔

۴۔ حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَکَانَ سَبَبًا لِقِرَاءَ تِہٖ لَا یَخْرُجُ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا بِالْاِیْمَانِ وَیَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ

’’جس شخص نے میلاد جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی اور میلاد شریف پڑھنے کا سبب بنا (یعنی میلاد شریف کی محفل سجائی) تو ایسا شخص دنیا سے باایمان جائے گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا‘‘۔

۵۔ حضرت سیدنا حسن بصری تابعی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

''مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور میں اس کو میلاد جان کائنات ﷺ پڑھنے پر خرچ کردوں''۔

۶۔ **حضرت سیدنا جنید بغدادی قدس اللہ سرہ ارشاد فرماتے ہیں:**

''جو شخص میلاد جان کائنات ﷺ کی محفل میں حاضر ہوا اور اس کی تعظیم و توقیر کی تو وہ شخص ایمان کے ساتھ کامیاب ہوگا (یعنی خاتمہ بالایمان ہوگا)۔

۷۔ **حضرت سیدنا معروف کرخی قدس اللہ سرہ ارشاد فرماتے ہیں:**

''جس نے میلاد جان کائنات ﷺ کی خوشی میں کھانے کا اہتمام کیا' دوست واحباب کو جمع کیا' چراغاں کیا' نئے کپڑے زیب تن کیے' خوشبو سلگائی' عطر لگایا اور یہ سب کام میلاد جان کائنات ﷺ کی تعظیم کے لئے کیے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو بروز قیامت انبیائے کرام علیہم السلام کے پہلے مقدس گروہ کے ساتھ اٹھائے گا اور یہ شخص اعلیٰ علیین میں ہوگا''۔

۸۔ **وحید العصر' فرید الدہر حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:**

''جس شخص نے بھی نمک' گیہوں' یا ایسے ہی کھانے کی کسی اور چیز پر جان کائنات ﷺ کا میلاد شریف پڑھا تو اس میں اور ہر اس چیز میں برکت ہوگی جو اس کھانے میں ملادی جائے اور یہ کھانا اس وقت تک بے چین و بے قرار رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اس کے کھانے والے کی مغفرت نہ کردے''۔

اور اگرچہ جان کائنات ﷺ کا میلاد مبارک پانی پر ہی پڑھا جائے تو جو شخص بھی اس پانی سے پیئے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ہزار نور و رحمتیں بھر دے گا اور ہزار کینے اور بیماریوں کو نکال دے گا اور جس دن تمام دل مردہ ہو جائیں گے تو اس کا دل پھر بھی زندہ رہے گا' جس نے میلاد مبارک کو درہم و دینار پر پڑھا اور پھر ان میں دوسرے مال (دینار

وغیرہ) کو بھی ملادیا تو ان میں بھی برکت ہوجائے گی اور محفل میلاد جان کائنات منانے ومنعقد کرنے والا جان کائنات ﷺ کی برکت سے کبھی بھی محتاج وتنگ دست نہ ہوگا''۔

۹۔ حضرت سیدنا امام شافعی قدس اللہ سرہ ارشاد فرماتے ہیں:

''جس نے میلاد جان کائنات ﷺ کے لئے دوست واحباب کو دعوت دی' کھانے کا اہتمام کیا' مکان کو خالی کیا (محفل کے انعقاد کے لئے) اور نیکی وبھلائی کے کام کیے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو صدیقین' شہداء اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور وہ جنت نعیم میں ہوگا''۔

۱۰۔ حضرت سیدنا سری سقطی قدس اللہ سرہ ارشاد فرماتے ہیں:

جس شخص نے کسی ایسی جگہ جانے کا ارادہ کیا جہاں میلاد شریف پڑھا جائے تو اس شخص نے گویا جنت کے باغوں میں سے ایک جنتی باغ کا ارادہ کیا کیوں کہ اس نے جان کائنات ﷺ کی محبت ہی کی وجہ سے اس جگہ جانے کا ارادہ کیا''۔ اور جان کائنات ﷺ کا ارشاد ہے: مَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّةِ (ترجمہ) جس نے مجھ سے محبت کی' جنت میں وہ میرے ساتھ ہوگا۔

۱۱۔ حضرت سلطان العارفین سیدنا امام جلال الدین سیوطی شافعی قدس اللہ سرہ اپنی کتاب الوسائل فی شرح' الشمائل میں ارشاد فرماتے ہیں:

''کوئی گھر' مسجد یا محلّہ ایسا نہیں کہ جس میں جان کائنات ﷺ کا میلاد مبارک پڑھا جائے مگر یہ کہ فرشتے اس گھر' مسجد یا محلے کو اپنے نورانی پروں سے گھیر لیتے ہیں اور اس محفل والوں کے لئے نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت ورضوان کو انکے لیے وسیع وکشادہ فرماتا ہے اور سرداران ملائکہ جن کے گلوں میں نورانی ہار ہیں یعنی جبرائیل' میکائیل' اسرافیل اور عزرائیل علیہم الصلوٰۃ والسلام یہ بھی میلاد مبارک کے پڑھنے والے کے لئے نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں''۔

۱۲۔ علمائے اسلام ارشاد فرماتے ہیں:

''جس نے اپنے گھر میں جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد شریف منعقد کی تو فرشتے اس مکان کو سال بھر کے لئے اس دن تک گھیرے رہتے ہیں جس دن کہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد شریف کی محفل اس گھر میں ہوئی تھی''۔

(نعمت کبریٰ' مترجم' ص ۷۱ تا ۶۹)

میلاد جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

نور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق اور تقسیم:

ایک روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرما کر زمین کو عرش اور آسمان کو بلندی بخشی تو اللہ نے اپنے پرتو نور جمال سے ایک مٹھی لے کر فرمایا تو ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' ہوجا تو وہ مشت نور ستون بن کر اتنا بلند ہوا کہ حجاب عظمت تک پہنچ گیا پھر اس نور نے سجدہ کیا اور الحمد للہ کہا۔ اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا اے نور اسی وجہ سے میں نے تجھے پیدا کیا اور تیرا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا لہذا تجھی سے خلق کی ابتدا کرتا ہوں اور تجھی پر رسولوں کو ختم کرتا ہوں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو چار حصوں میں تقسیم فرمایا چنانچہ پہلی قسم سے لوح، دوسری قسم سے قلم پیدا فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم دیا کہ لکھ! تو قلم ایک ہزار سال ہیبت الٰہی سے کانپتا رہا۔ پھر قلم نے عرض کیا اے میرے رب کیا لکھوں؟ فرمان باری تعالیٰ ہوا میری توحید میں لکھ

''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ''

چنانچہ قلم نے یہ لکھا پھر اس نے علم الٰہی کی ہدایت سے اس کی مخلوق کو لکھا چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی نسل و اولاد کے بارے میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم رسید

کرے گا اور حضرت نوح علیہ السلام کی امت کے بارے میں لکھا جس نے خدا کی اطاعت کی اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ جہنم رسید ہوگا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کے بارے میں لکھا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم بھیجے گا۔

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امتوں کے بارے میں لکھا کہ جس نے خدا کی اطاعت کی وہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم میں بھیجے گا۔ پھر اس نے امت محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی۔ قلم یہ لکھنا چاہتا تھا کہ "اسے جہنم میں داخل کرے گا تو علی اعلیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نداء آئی اے قلم ادب کر، اس پر قلم شق ہوگیا در دست قدرت سے اس پر قط لگا۔ پھر لوح محفوظ میں (روانی کے لئے) کھینچا گیا۔ اس کے بعد قلم نے عرض کیا اے میرے رب میں کیا لکھوں فرمان باری تعالیٰ ہوا لکھ" یہ امت گنہگار ہے اور رب تعالیٰ بخش نہار ہے۔

جنت کے دروازوں پر اسم محمد ﷺ:

سیدنا وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ جان کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے ان میں روح پھونکی تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں جنت کے دروازوں کی طرف نظر ڈالی تو لکھا دیکھا:

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

اس پر حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب کیا تو نے کسی ایسی مخلوق کو بھی پیدا فرمایا ہے۔ جو تیرے نزدیک مجھ سے اعظم (یعنی عظمت وشان میں بلند)

ہو؟ فرمان باری تعالیٰ ہوا ہاں اے آدم! وہ تیری اولاد میں سے ہے اگر وہ نہ ہوتے تو تجھے پیدا نہ فرماتا پھر جب اللہ نے سیدتنا حوا علیہا السلام کو پیدا کیا اور حضرت آدم علیہ السلام میں شہوت کا جزو مرکب کیا گیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے رب یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ میری بندی حوا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب میرا اس سے عقد فرمادے حق نے فرمایا اس کا مہر ادا کرو! عرض کیا اس کا مہر کیا ہے؟ حق تعالیٰ نے فرمایا اس کا مہر یہ ہے کہ تم اس نام والے (جان کائنات محمد رسول اللہ ﷺ) پر دس مرتبہ درود شریف پڑھو۔

تخلیق جان کائنات ﷺ:

کعب احبار فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے جان کائنات ﷺ کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ جہاں آپ کی قبر انور ہے وہاں سے ایک شربت، سفید مٹی کی لائے، پھر اسے جنت کی نہروں میں غوطہ دیا گیا اور آسمان وزمین میں پھرایا گیا جس سے تمام فرشتوں نے جان کائنات ﷺ کی قدر و منزلت کو جان لیا ابھی حضرت آدم علیہ السلام کو بھی معلوم نہ تھا اور نہ ان کی نسل کو۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمارے جان کائنات ﷺ کے نور مبارک کو اپنی عظمت کے اسرار میں بطور خزانہ رکھا اور آپ کا اسم مبارک اپنے عرش پر لکھا پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور مبارک کو ان کی صلب میں ودیعت کیا تو انہوں نے اپنی پشت میں پرندوں کے چہچہانے کی مانند ایک آواز سنی، حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے رب یہ کیسی آواز ہے؟ فرمان باری تعالیٰ ہوا یہ اس ''خاتم النبیین ﷺ'' کی تسبیح کی آواز ہے جو تمہارے صلب سے ظاہر ہونگے میں اسے اصلاب طاہرہ اور اعشاءِ زاہرہ میں ودیعت رکھوں گا اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے جانب عرش نظر اٹھائی تو نام نامی ''محمد ﷺ'' کو اسم اللہ عزوجل کے ساتھ ملا ہوا لکھا دیکھا دریافت کیا یہ کون ہے؟ جن کے نام

کوتو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے فرمایا یہ "سید الانبیا ﷺ" ہیں جو تمہاری نسل سے ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو تمہیں پیدا نہ فرماتا۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان مردود کا وسوسہ لاحق ہوا اور زمین میں ان کو اتار دیا گیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے مناجات کی اے رب اس فرزند (جلیل القدر) کی حرمت کے طفیل مجھ پر رحم فرما! اس پر انہیں ایک غیب سے آواز سنائی دی جس میں کہا گیا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے! اگر اس وقت تم ہمارے حضور، حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے تمام آسمان وزمین والوں کے لئے شفاعت مانگتے تو میں قبول فرماتا۔

پاک ہے وہ ذات کریم جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو جان کائنات ﷺ کے وسیلہ سے برگزیدہ اور مقبول بنایا اور ان کی توبہ قبول کر کے اپنی رحمت ومغفرت کے دامن میں ڈھانپا اور اس کی انہیں ہدایت بخشی پھر حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں یہ نور جان کائنات ﷺ ہمیشہ رہا جب حضرت حوا علیہا السلام اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور صلب حضرت آدم علیہ السلام سے بطن حضرت حوا علیہا السلام کی طرف منتقل ہو گیا حالانکہ اس سے قبل ان سے دو، دو بچے ایک ساتھ تولد ہوتے تھے مگر حضرت شیث علیہ السلام ان سے تنہا تولد ہوئے یہ جان کائنات ﷺ کی عزت و اکرام کی وجہ سے تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی وصیت:

جب حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے آخری وقت (موت) کا یقین ہو گیا تو اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے فرزند مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں تم سے عہد لوں جو تمہاری جبین سعادت میں جلوہ گر ہے کہ تم اسے کسی پاکیزہ عورت کی طرف منتقل کرنا پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر مناجات کی کہ اے اللہ جو عرش کا پیدا کرنے والا،

سورج کو روشنی عطا کرنے والا اور مجھے پیدا کرنے والا ہے اور جس طرح تیرا علم ازلی ہے اسی کے مطابق مجھ سے پیدا فرمایا اور تو نے مجھ سے اس نور کے بارے میں وعدہ لیا جس کی عزت وکرامت اور اس کی بزرگی ہر طرف دیکھتا ہوں اب وہ نور مبارک مجھ سے میرے فرزند شیث علیہ السلام کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ اے اللہ تو ہی اس نور مبارک کا محافظ ہے اور اس پر تو ہی شاہد ہے پھر جب حضرت آدم علیہ السلام اس مناجات سے فارغ ہو گئے تو حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے جھرمٹ میں اترے اور کہا آدم علیہ السلام تمہارا رب تم پر سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ آپ حضرت شیث علیہ السلام کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرمادیں کیونکہ یہ فرشتے آسمان کے عبادت گزار بندے ہیں۔

عہد نامہ:

بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے عہد نامہ تحریر کرکے اللہ رب العزت اور موجود تمام فرشتوں کو گواہ بنایا۔ اس وقت حضرت شیث علیہ السلام کو دو سبز حلے جو حضرت جبریل علیہ السلام جنتی حلوں میں لائے تھے پہنائے گئے اور اللہ نے ان کو بی بی ''مخواتلہ بیضاء'' سے جو قدو قامت اور حسن وجمال میں حوا کی مانند تھیں۔ نکاح کر دیا جب حضرت شیث علیہ السلام نے شب عروسی کی تو وہ ''انوش'' سے حاملہ ہوئیں وہ ہمیشہ ایسی آوازیں سنا کرتیں جو کہتا اے بیضاء تمہیں مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہارے بطن میں نور جان کائنات ﷺ کو ودیعت رکھا ہے۔

وسیلہ جان کائنات ﷺ سے توبہ قبول:

سیدنا آدم علیہ السلام کے بارے میں مروی ہے کہ کہ انہوں نے توبہ کی تو مناجات میں کہا اے خدا بحق حضرت محمد (ﷺ) میری خطا کو بخشش دے اور میری توبہ کو قبول فرما اس پر حق تعالیٰ نے دریافت کیا تم نے نام مبارک محمد ﷺ کو کیسے جانا؟ عرض کیا

میں نے جنت میں ہر جگہ

''لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ ''

لکھا دیکھا ہے اس سے میں نے جانا کہ تیرے نزدیک یہ سب سے زیادہ مکرم مخلوق ہے اور جان کائنات ﷺ نے فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے اور میں ہی سب سے پہلے عالم وجود میں آیا اس وقت نہ پانی تھا نہ مٹی نہ جسم تھا اور نہ آدم تھے اور یہ کہ جان کائنات ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ عالم وجود میں سب سے پہلے کون سا وجود پیدا کیا گیا ہے فرمایا اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا سنہری خواب:

بعض محدثین بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبدالمطلب' ہمارے نبی جان کائنات ﷺ کے دادا نے ایک ایسا خواب دیکھا جس سے وہ خوفزدہ ہوگئے جب قریش کے کاہن لوگ آئے تو ان سے یہ خواب بیان کیا اور کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ مجھ سے نور کی ایک زنجیر اتنی بڑی اور روشن نکلی ہے کہ جس سے آنکھیں چندھیا جاتی ہیں اور اس کے چار کنارے ہیں ایک کنارہ زمین کے مشرق اور ایک کنارہ مغرب میں ہے اور ایک آسمانوں سے جاملا ہے اور ایک کنارہ زمین سے نیچے تجاوز کر گیا ہے میں یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ وہ زنجیر اچانک ایک بہت بڑا سرسبز درخت بن گئی جس میں قسم قسم کے میوے لگے ہوئے ہیں میں نے اس کے نیچے دو ہیبت والے شخصوں کو دیکھا میں نے ان میں سے ایک سے کہا تم کون ہو؟ انہوں نے فرمایا میں نوح ہوں پھر میں نے دوسرے سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ (علیہما السلام) ہم تمہارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ ہم تمہارے اس درخت کے زیر سایہ آجائیں جو تمہاری پشت سے ظاہر ہوگا تو تمہیں مبارک و خوشی ہو' اس پر کاہنوں نے کہا یہ تمہارے لئے خوشخبری ہے نہ کہ

ہمارے لئے۔ اگر تم نے یہ خواب سچا دیکھا ہے تو یقیناً تمہاری پشت سے ایک شخص ظاہر ہوگا جو مشرق و مغرب اور خشکی و تری کو دعوت دے گا۔ بلاشبہ وہ ایک قوم کے لئے باعث رحمت ہوگا اور دوسری قوم کے لئے موجب عذاب پھر جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو جان کائنات ﷺ کے دادا اس سے انتہائی مسرور اور خوش ہوئے اور بڑی مسرت کا اظہار کیا۔

ترجمہ اشعار:

جان کائنات ﷺ کا نسب اتنا بلند ہے کہ کوئی ہمسر نہیں نہ نسب میں نہ حسب میں وہ انعام واکرام والے ہیں۔

ہر بھلائی میں میں جان کائنات ﷺ کو مقدم رکھتا ہوں کیونکہ جان کائنات ﷺ کی جب بھی کوئی تعریف کی جائے تو جان کائنات ﷺ ہر طرح مقدم ہیں۔

جان کائنات ﷺ صاحب جمال اور تاج کرامت سے تاجپوش ہیں جان کائنات ﷺ صاحب جلالت اور نورانی نعمتوں سے عمامہ پوش ہیں۔

نہیں ہے کائنات بجز پوشاک کے اور جان کائنات ﷺ اس کے ایسے نقش ہیں جو انوار نبوت سے مخطط ہیں۔ آفتاب اور چودھویں رات کا چاند دونوں آپ کی اطاعت کرتے ہیں اسی طرح گوہ اور ہرن نے حاضر ہوکر سلام عرض کیا۔ آپ کی بعث سے ہر بت منہ کے بل گر پڑا آپ ہی کی وجہ سے اللہ نے بہت حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔

اگر جان کائنات ﷺ نہ ہوتے تو مدینہ کی طرف ہماری اونٹنیاں نہ چلتیں اگر جان کائنات ﷺ نہ ہوتے تو حدی پڑھنے والے نغمہ سنجی نہ کرتے۔

خبردار! جھگڑا کرنے والی قوم سے تم کہدو اگر جان کائنات ﷺ کے وسیلہ سے نجات چاہتے ہو تو جان کائنات ﷺ پر سب مل کر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ   الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ کی غیبی مدد:

ایک روایت ہے کہ جان کائنات ﷺ کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ جب سن بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت اور صنادید قریش میں سے ہر ایک کی جانب سے پیغام نکاح کی درخواستیں آنے لگیں یہاں تک کہ ہر گھر میں عورتوں کے مابین ان ہی کا تذکرہ ہونے لگا پھر جب اس کا تذکرہ ان کے والد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے میرے فرزند تم بغرض شکار یہاں سے چلے جاؤ تا کہ تم عورتوں سے نجات پا سکو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وہب زہری کے ساتھ شکار کے لئے چلے گئے۔

حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگل میں شکار کی جستجو میں تھے اچانک ستر یہودیوں کا لشکر گھوڑے پر سوار تلوار سونتے نمودار ہو گیا۔ ان سے حضرت وہب نے ملاقات کر کے دریافت کیا کہ کس قسم کا قصد ہے؟ وہ یہودی بولے کہ ہم عبداللہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں حضرت وہب نے پوچھا کہ عبداللہ کا کیا قصور ہے؟ کہنے لگے ان کا قصور کوئی نہیں ہے لیکن ان کی پشت سے ایسا نبی ﷺ ظاہر ہوگا جس کا دین تمام دینوں کو منسوخ کرنے والا اور جس کی ملت تمام ملتوں کو ختم کرنے والی ہوگی۔ ہم سرے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی کو قتل کر ڈالنا چاہتے ہیں (معاذ اللہ) تا کہ حضرت محمد (ﷺ) کا ظہور ہی نہ ہو۔ حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم ان سے ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ اچانک آسمان سے ایک لشکر اترا، اس نے ان تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا اور اس کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ حضرت وہب واپس لوٹ آئے اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے یہودیوں کے ارادے اور ان کے مارے جانے کا مفصل قصہ بیان کیا۔

نکاح مبارک:

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا! اے وہب مجھے بکثرت لوگوں نے پیغام نکاح دیئے ہیں میں نہ جان سکا کہ میں ان کا نکاح کس کے ساتھ کروں اس پر وہب نے کہا میری ایک بیٹی ہے جس کا نام آمنہ رضی اللہ عنہا ہے آپ ہمارے یہاں حضرت عبداللہ کی والدہ کو بھیجئے تا کہ وہ انہیں دیکھ لیں اگر وہ انہیں پسند آ گئی تو میں اسے آپ کے سامنے بطور باندی پیش کروں گا پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت وہب کے گھر گئیں جب مکان میں پہنچیں تو دروازہ کھٹکھٹایا جب گھر والوں نے ان کو دیکھا تو وہ خوش ہوکر کہنے لگے، اے عرب کی عورتوں کی سیدہ! تم نے ہمارے دلوں کو خوش کر دیا اور ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا غالباً تم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پیغام نکاح کے سلسلہ میں تشریف لائی ہو؟ وہ فرمانے لگیں خدا کی قسم میں صرف اسی غرض کے لئے آئی ہوں وہ کہنے لگے ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہماری بچیاں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کی باندیاں بنیں۔ پھر انہوں نے سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو انکے سامنے لا کر پیش کر دیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے دیکھا تو ایک روشن ستارہ کی مانند پایا جس کے حسن و جمال اور خوبصورتی سے حیرت زدہ ہوکر رہ گئی پھر جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچیں تو کہنے لگیں آمنہ رضی اللہ عنہا کی تعریف وتوصیف میں انسان عاجز اور زبانیں قاصر ہیں تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے وہب اور ان کے قبیلہ والوں کو بلایا جب وہ آ گئے تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے وہب! آگے آ کر اپنی بیٹی کا مہر اور اس کو شرطیں بیان کرو۔

حضرت وہب آگے آئے اور جو کچھ مطالبہ رکھا اس پر حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ راضی ہو گئے اور اسی مجلس میں حضرت وہب نے اپنی بیٹی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا

نکاح جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے کردیا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کو ہر معصیت و بے حیائی سے محفوظ رکھا۔

معصیت سے پاک:

کیونکہ اس سے پہلے ایک خثعمیہ عورت کا قصہ گزر چکا تھا وہ یہ کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا گزر ایک عورت پر ہوا جس کا نام فاطمہ بنت مُر تھا وہ حسینان عرب میں یکتا شکل وصورت اور حسن و جمال میں سب سے زیادہ خوبصورت تھی اس نے کتابیں پڑھ رکھی تھیں۔ایک دن قریش کے نوجوان اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور اس سے باتیں کررہے تھے۔تو اس نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں نور نبوت کو دیکھا وہ کہنے لگی اے نوجوان تم کون ہو؟ آپ نے اسے اپنا نام بتایا اس پر وہ کہنے لگی اے نوجوان اگر تم میرے ساتھ ہم بستری کرو تو تمہیں سو اونٹ پیش کیے جائیں گے۔آپ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا! حرام کاری سے مرجانا سہل ہے اور حلال کی کوئی صورت نہیں جسے یقینی طور پر جان سکوں۔ تیری خواہش پوری کرنے کی کون سی صورت ہے۔شریف آدمی اپنی آبرو اور اپنا دین بچاتا ہے۔

رحم مادر میں جلوہ گری:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ماہ رجب کی چار (۴) کو سیدتنا حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے شب زفاف فرمائی اس پر قریش کی عورتیں رشک وحسد میں جل کر رہ گئیں اور تقریباً ایک سو عورتیں تو جان کائنات ﷺ کے عدم حصول کے غم و افسوس میں مرگئیں۔پھر جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس خثعمیہ عورت کے حسن و جمال کا ذکر کیا اور جو واقعہ پیش آیا تھا اسے بیان کیا پھر ایک دن ان کا گزر اس عورت کی جانب ہوا تو اس نے پہلی مرتبہ کی مانند اس مرتبہ آؤ بھگت نہ کی آپ نے اس سے فرمایا اے فاطمہ! کیا

آج بھی تیری وہی خواہش ہے جو کل یعنی اس وقت تھی اس نے کہا اس دن تھی مگر آج نہیں۔ اسی وقت سے یہ مثل مشہور ہوگئی پھر اس عورت نے آپ کی طرف بغور دیکھا کہنے لگی اے نوجوان تم نے یہاں سے جانے کے بعد کون سا کام کیا ہے؟ فرمایا میرا نکاح بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا سے ہوگیا ہے اور میں نے ان سے زفاف کیا ہے۔ اس پر خثعمی عورت نے کہا ''خدا کی قسم میں نہ رشک وحسد کرنے والی عورت ہوں اور نہ حرامکار، مگر چونکہ آپ کی پیشانی میں میں نے نور نبوت کو دیکھا تھا اس بنا پر خواہش پیدا ہوئی کہ وہ نور میرے بطن میں ہو لیکن خدا کی رضا اس میں نہ تھی کہ وہ نور میرے شکم میں ہو بجز اس جگہ کے جہاں اب موجود ہے مگر اے عبداللہ تم اپنی بی بی کو خوشخبری دے دو کہ روئے زمین کے سب سے بہترین شخص اور ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملہ ہوگئی ہیں۔

اشعار کا ترجمہ

اس کی کشادہ آنکھوں سے میرے لیے پناہ لو ورنہ اس سے پوچھو مجھے قتل کرنا کس نے حلال کیا ہے۔

اگر وہ جانتی اس غم کو جس سے دوچار ہوں تو میرے لیے فراق کو حلال نہ کرتی جس طرح وصال کو میرے لیے حرام کیا۔

وہ حسن میں یکتا ہے اس کا مثل جہاں میں نہ دیکھا گیا جس طرح میری مثل جہاں میں کوئی عاشق نظر نہیں آئے گا۔

میں اس کے ظلم کو عدل جانتی ہوں جب وہ اس کا حکم کرے تو تمہیں اپنا یہ ظلم کافی ہے اور تمہیں اپنا یہ عدل لائق ہے۔

وہ جھرمٹ مارے ہوئے ہے جو اس چراگاہ میں ہے یہ سراپا نور جس کی محبت میں میری عقل بھٹک گئی۔

مشتاق جمال، اس کی پیشانی کو کب دیکھے گا اور موت سے پہلے میری پریشانی کو

جو اس کی وجہ سے ہے کب جمع کرے گا۔

اور میں کب اس تربیت کی جانب سلام کرتے ڈرتا ہوا جاؤں گا جو کہ تمام رسولوں پر صاحب قدر و منزلت ہے۔

میں عرض کروں گا اے صاحب کوثر، اے صاحب لواء، اے وہ شخص جس کا فضل و کرم ہر سخت و نرم پر عام ہے۔

جان کائنات ﷺ نے جنگل کے درختوں کو بلایا وہ حاضر ہوئے استن حنانہ نے جان کائنات ﷺ کے فراق میں گریہ وزاری کی، سلامت کنندہ مجھے صبر کی تلقین کرتا ہے حالانکہ میں جدائی میں ملامت اور سرزنش کی پرواہ نہیں کرتا۔

اے شیخ الوریٰ ﷺ، آپ کے بارے میں یہ ملامت کرنے والے لوگ عقل میں ابولہب اور وہ ابوجہل ہیں۔

میں اس نفس سے کہتا ہوں جو اپنی آبرو کا مطالبہ کرتا ہے نفس بغیر ذات کے عزت کیوں کر حاصل کر سکتا ہے۔

کیا تو مرتبوں کو آسانی سے حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ شہد سے پہلے مکھیوں کے ڈنک سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

میں ساری عمر جان کائنات ﷺ کی مدح میں گزاردی ہے اور جان کائنات ﷺ کی سیرت کا بیان میرا مشغلہ رہا ہے۔

میں کیا ہوں کہ جان کائنات ﷺ کی نعت گوئی کا دعویٰ کرسکوں جبکہ عرش والا خدا جان کائنات ﷺ کی بے مثل تعریف کرتا ہے۔

جان کائنات ﷺ پر اللہ کی رحمت ہو جب تک بجلی چمکے صبح کے وقت وادیٔ محصب اور جھاؤ کے درختوں پر۔

سلسلہ نسب نبوی شریف ﷺ

جان کائنات ﷺ سے مروی ہے کہ جان کائنات ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے صلب آدم علیہ السلام میں زمین پر اتارا اور مجھے حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار کیا اور مجھے صلب ابراہیم علیہ السلام میں آگ میں ڈالا اسی طرح اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک ایک صلب سے دوسرے صلب کی طرف منتقل ہوتا گیا تو اب گویا آپ کا سلسلہ نسب یہ کہ جان کائنات حضرت محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہیں۔ یہاں تک سب کا اتفاق ہے اس کے اوپر سلسلہ اجداد کے اسماء میں علماء کا اختلاف ہے۔

نور جان کائنات ﷺ عالم ظہور میں:

مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس ودیعت (امانت) کو پاکیزہ اور بلند ترین اصلاب سے عالم ظہور میں لائے تو اس نور مبارک کے ظہور پر عجیب وغریب نشانیاں ظاہر ہوئیں اور ساری کائنات کو خوشخبری دی گئی اور تمام آسمانوں اور زمین کے کناروں میں منادی کرادی گئی چنانچہ فرمایا گیا اے عرش انوار کی پوشاک پہن اور اے کرسی! افتخار کا پیرہن اوڑھ، اے سدرۃ المنتہی روشن ہوجا، اے محلات جنت کی حورو! آراستہ ہوجاؤ، اے فرشتو! خدمت کی کمر کس لو اور عرش کے گرد حلقہ باندھ لو، اے رضوان جنت کے دروازے کھول دو، اے مالک! دوزخ کے دروازے بند کردو کیونکہ وہ نور پنہاں اور مخفی راز جو میری قدرت کے خزانوں میں ازل سے محفوظ رہا ہے اب وہ نور مبارک آج کی رات بطن حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا میں رونق اجلال فرما رہا ہے۔ پھر جب لوح اقتدار کی قلمیں اس نطفہ زکیہ اور گوہر مصطفےٰ ﷺ کے استقرار پر جاری ہوئیں تو بطن حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا قرشی میں نور مبارک نے استقرار فرمایا۔ پھر عالم کائنات میں ندا کی گئی

کہ ملاء اعلیٰ کو عود و عنبر کی خوشبوؤں سے معطر کردو اور قدسیوں کی صف بستہ جماعتوں کی عبادت گاہوں کو عطر بیز کرو اور ملائکہ مقربین کی ضیافت کے لئے عبادت گزار فرشتوں کی جائے نمازوں کو بچھاؤ اس لئے کہ اس ماہ مبارک میں معجزات قاہرہ اور روشن نشانیوں والے جان کائنات ﷺ کا جلوہ ظاہر ہوگا۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی بشارتیں:

ربیع الاول کی بارہویں تاریخ شب دوشنبہ میں صاحب سبع مثانی کے معنی یعنی جان کائنات ﷺ کا ظہور ہوگا۔ ارباب سیر واخبار بیان کرتے ہیں کہ جب سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کا شکم اطہر حاملہ عورتوں کے مہینوں کے شمار کی مدت تک پہنچ گیا تو ان ایام کے پہلے مہینہ میں سیدنا آدم علیہ السلام خواب میں آئے اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو خوشخبری سنائی کہ تم جہاں میں سب سے افضل ذات پاک ﷺ سے حاملہ ہو۔

اور دوسرے مہینہ میں خواب میں حضرت ادریس علیہ السلام نے بشارت دی کہ تم صاحب قدر و منزلت کی ذات گرامی ﷺ سے حاملہ ہو۔

اور تیسرے مہینہ حضرت نوح علیہ السلام نے مژدہ سنایا کہ تم نصرت و فتح والی ذات گرامی ﷺ سے حاملہ ہو۔

چوتھے مہینہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تشریف لاکر خبر دی کہ تم صاحب عزت و وقار اور عظمت و کرامت والی ذات گرامی ﷺ سے حاملہ ہو۔

پانچویں مہینہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے آکر بشارت سنائی کہ تم ہیبت وسطوت والے صاحب اسلام ﷺ سے حاملہ ہو۔

چھٹے مہینہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی کہ تم فضیلت وعظمت والے صاحب قلب سلیم ﷺ سے حاملہ ہو۔

اور ساتویں مہینہ حضرت داؤد علیہ السلام نے آکر مژدہ دیا کہ تم کھلے اور

درازلواء والے مالک حوض مورود، صاحب مقام محمود کی ذات گرامی ﷺ سے حاملہ ہو۔
آٹھویں مہینہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بشارت دی کہ تم نبی آخرالزمان ﷺ کی
ذات ستودہ صفات سے حاملہ ہو۔
اورنویں مہینہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آخری مژدہ سنایا کہ تم صاحب وجہ ملیح
زبان فصیح اور دین صحیح کی ذات ﷺ سے حاملہ ہو۔

المقام المحمود ترجمہ قصیدہ

اے وہ ذات جو عزت واقبال کو حاوی ہے جن کی نعت گوئی سے عشاق
امیدوں کو پہنچتے ہیں۔
اے محبت کے دعویدار، یہی ذات تو محبت کے لائق ہے دنیاوی محبت میں مبتلا
ہوکر گھر بار چھوڑ کر کیوں ظلم کرتا ہے۔
اگر تجھے جان کائنات ﷺ سے عشق ہے تو ان کی محبت میں فنا ہوجا کیونکہ
عاشق کا دل مشتاق ہوتا ہے ورنہ نہیں۔
حالانکہ اونٹنیاں ان سے عشق کرتی اور دوڑتی ہوئی شوق سے جاتی ہیں اور ان
کے دیدار سے عزت وبزرگی طلب کرتی ہیں اونٹنیاں مشتاق ہیں اور ان سے عشق کرتی
ہیں جس کا کوئی نظیر نہیں اور شوق میں دوڑ دوڑ کر اپنے جوڑوں کو اکھاڑ ڈالتی ہیں۔
خبردار اور انصاف کر! جہاں میں کون ان کا مشابہ ہے؟ بلاشبہ وہ ہر حسین شکل
وصورت پر فائق ہیں۔
اگر تو سرور یا محبوب کی منزل تک پہنچے تو اے حدی پڑھنے والے وہاں اپنے
بوجھ کو اتار کر ٹھہر جا۔
وقت ضائع ہوگیا اور میں نے ان کی منزلوں کو دیکھا اور میں نے ان پہاڑی
راستوں کی زیارت تک نہ کی۔

میرے گناہ مجھے تنقید کرتے اور قید مجھے باز رکھتی ہے بلاشبہ میں نے گناہوں کے انبار لا در کھے ہیں۔

لیکن میں کل روز قیامت اپنی شفاعت کا امیدوار ہوں میرا یہ حسن ظن، خیر الخلق ﷺ کے ساتھ ہمیشہ رہا ہے۔

اب ہم سختی کے دروازہ پر آزردہ دل آئے ہیں جو بھی پریشان حال آتا ہے وہ فراخی اور اقبال مندی پاتا ہے۔ یہ ایسے جان کائنات ﷺ ہیں جن سے سارا جہاں روشن ہے اور ان کے اجمالی ذکر سے دل خوش ہوتا ہے۔

ان کے طفیل اے خدا ہم پر فضل فرما، معافی درگزر اور عزت و بزرگی نصیب فرما۔ اے خدائے عرش جان کائنات ﷺ پر رحمت فرما پھر آپ کے آل اور اصحاب رضی اللہ عنہم پر ہمیشہ ہمیشہ۔

ولادت نرالی شان سے:

مروی ہے کہ جب نو مہینہ پورے ہو کر ولادت کی راتیں قریب آئیں تو ماہ ربیع الاول کی پہلی رات کو سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو ایک خاص قسم کی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اور دوسری رات میں آرزو و تمنا پوری ہونے کی بشارت دی گئی تیسری رات میں صاف اوپر فرشتوں کی تسبیحوں کی آواز کو سنا اور چوتھی رات میں انہیں اپنی سعادت و خوش بختی ظاہر ہوئی۔ پانچویں رات میں دائمی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اور اس وقت نہ کمزوری رہی نہ سستی اور چھٹی رات میں ان سے تھکان، مشقت و تکلیف جاتی رہی، ساتویں رات میں سیدنا حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور انہوں نے اچھے ناموں اور نشانیوں اور کنیت والے صاحب جلالت نبی ﷺ کی بشارت دی اور آٹھویں رات میں فرشتوں نے ان کے گرد طواف کیا پھر جب وضع حمل کا زمانہ قریب آگیا تو نویں رات نور و ضیاء کا ظہور ہوا اور وہ ہر طرف پھیل گیا اور دسویں رات جان کائنات ﷺ کی ولادت

کی خوشی میں مختلف لحنوں اور راگوں سے پرندوں نے چہچہانا شروع کر دیا۔ گیارہویں رات فرشتوں نے اپنے خالق کائنات کی حمد و ثناء کا غلغلہ شروع کر دیا بارہویں رات میں سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: اے آمنہ رضی اللہ عنہا! تمہیں مبارک ہو اور اس فرزند مولود کی خوشخبری ہو جسے تم آج کی رات تولد کرو گی جب تم سے وہ آفتاب ظاہر ہو جائے تو اس کا نام حضرت محمد رکھنا (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

غیبی آواز:

روایت ہے کہ جب جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک نے طلوع فرمایا تو زبان حال سے کسی نے پکارا اے کوہ ابوقبیس یہ ذات، صاحب مسرت و فراست ہے۔ اے کوہ حریٰ! یہ ولادت جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، اے کوہ عرفات، یہ ولادت ہلاکتوں سے نجات دینے والے کی ہے۔ اے مسجد حنیف آج تیرے پہلو میں عظیم المرتبت مہمان کا جلوہ رونما ہوا، اے منیٰ کے رہنے والو بلاشبہ آج تمہیں خوشی و برکت حاصل ہوئی، اے کوہ صفا و مروہ! یہ نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے قبہ زمزم یہ عظیم الشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے آسمانو! صاحب آیات و معجزات صلی اللہ علیہ وسلم پر فخر کرو، اے زمینو اولین و آخرین کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر فخر کرو۔

مشرق و مغرب میں عظمت کا اعلان:

مروی ہے پھر ولادت مبارک کی رات آئی اور اس ذات ستودہ صفات جو صاحب عزت و نصرت اور صاحب شرف و سیادت ہے کہ ولادت کے لئے خیر و سعادت کی صبح کے طلوع کا وقت آیا تو ایک علم مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک علم خانہ کعبہ پر نصیب کیا گیا اور شیطان مردود پر ہر قسم کی تکلیف و شدت اتری اور سر کے بل بت گر پڑے اور شیاطین کو ان کی رسوائی و ذلت میں ڈال دیا گیا اور فارس کی وہ آگ جو ایک ہزار سال سے روشن تھی اور کبھی نہ بجھی تھی اس رات بجھ گئی اور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی

ولادت کی ہیبت میں کسریٰ کے محل میں زلزلہ آیا اور دریائے ساویٰ خشک ہوگیا اور وادی سماوہ میں پانی جوش مارنے لگا اور سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے نزدیک ستارے قریب آ گئے اور حی وقیوم (اللہ تعالیٰ) نے انہیں وضع حمل پر مطلع فرمایا۔

عالم دنیا میں جلوہ گری:

جب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو دردزہ معلوم ہوا اور ان کے سوا کوئی دوسرا شخص اس سے واقف نہ ہوا تو انہوں نے اپنے ہاتھوں کو ذات باری تعالیٰ کی جانب جو ہر باطن ومخفی حالت کا راز دار ہے' مناجات کے لئے پھیلایا اور کہنے لگیں میرے پاس عبد مناف میں سے کوئی اس وقت عورت نہیں ہے پھر وہ فرماتی ہیں کہ ابھی میری دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ میرا گھر حسین وجمیل' طویل القامت' سیاہ بالوں اور سرخ گالوں والی عورتوں سے بھر گیا اور وہ میری بلائیں لینے لگیں اے آمنہ رضی اللہ عنہا کوئی فکر وغم نہ کرو ہم جنتی حوریں ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس مولود مبارک ﷺ سے برکت لینے کے لئے جسے تم اس رات تولد کروگی تمہاری طرف بھیجا ہے۔

سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر میرے سامنے ایک عظیم پرندہ نمودار ہوا ایک نرم ونازک جوان کی صورت اختیار کرلی اور اس کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھرا ہوا پیالہ تھا اس نے مجھے وہ پیالہ دے کر کہا اسے پی لو' میں نے اسے پی لیا پھر اس نے مجھ سے کہا سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا' پھر اس نے کہا اور پیو میں نے اور پیا پھر اس نے اپنا مبارک ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کر کہا۔ اے سید المرسلین ﷺ ظہور فرمائیں' اے خاتم النبیین ﷺ جلوہ افروز ہوجایئے' اے رحمۃ العالمین ﷺ قدم رنجہ فرمایئے' اے نبی اللہ ﷺ رونق افروز ہوجایئے۔ اے رسول اللہ ﷺ تشریف لائیے اے خیر الخلق ﷺ جہاں کو منور فرمایئے' اے نور من نور اللہ ﷺ جلوہ افروز ہوجایئے' بسم اللہ اے حضرت محمد

بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہ تشریف لائے، پھر جان کائنات ﷺ چودھویں رات کی (بلاتشبیہ) مانند چمکتے ہوئے جہان میں رونق افروز ہوئے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

پھر اس کے بعد یہ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ پیش خدمت ہے

جان کائنات ﷺ پیدا ہوئے اوران کی مثل کبھی پیدا نہ ہوگا گلگوں رخسار والے حبیب خدا ﷺ پیدا ہوئے۔

سرمہ لگائے، خوشبوؤں میں معطر حبیب خدا ﷺ پیدا ہوئے جان کائنات ﷺ کے رخساروں سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں۔

اگر جان کائنات ﷺ پیدا نہ ہوتے تو کبھی بھی نقی حمی، اور عہد (جو کہ مجازاً محبوب کو کہا جاتا ہے) کے تذکرے نہ ہوتے جان کائنات ﷺ ہی کی ذات ہے اگر جان کائنات ﷺ نہ ہوتے تو مقام قبا کا ظہور نہ ہوتا اور نہ وادی محصب کی طرف کبھی کوئی قصد کرتا۔

جان کائنات ﷺ ہی کی وہ ذات ہے کہ ہرن اور کھجور کے درخت نے جان کائنات ﷺ کے پاس آکر کہا جان کائنات ﷺ سچے حضرت محمد ﷺ ہیں۔

جان کائنات ﷺ تمام رسولوں کے حقیقۃً امام ہیں جان کائنات ﷺ ہی سلسلہ نبوت کے ختم کرنے والے اور سردار ہیں۔

اگر حضرت یوسف علیہ السلام سامنے ہوں تو جان کائنات ﷺ کا جمال ان پر فائق رہے خدا کی قسم اس محبوب کا جمال ان سے بہت زیادہ ہے۔

اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رشد وہدایت دی گئی تھی تو خدا کی قسم یہ مولود مبارک ﷺ رشد وہدایت میں ان سے زیادہ ہے۔

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صف عبادت سے نوازا گیا تو یہ حضرت محمد ﷺ ان

سے بڑھ کر جلیل القدر اور عبادت گزار ہیں۔

جان کائناتﷺ کی وہ ذات ہے جسے پوشاک اور جنتی نفیس لباس خلعت میں دی گئیں تو جان کائناتﷺ کی نظیر محال ہے۔

جبریل نے اپنے حسن گاہ میں ندا کی یہ ہیں کائنات کے ممدوح اور ان کا نام احمدﷺ ہے۔

اے عاشقو! ان کی محبت میں وارفتہ و بیخود ہو جاؤ کیونکہ یہی تو حسن و جمال میں یکتا و بے مثال ہیں۔

نجد میں جا کر دیکھو اور اپنے حدی خواں کو سنو مختلف معنوں میں حدی پڑھتے اور باآواز بلند گاتے ہیں۔

اور کہتے ہیں کہ اے برگزیدہ نبیﷺ کے عاشقو! اور کہتے ہیں کہ اے بلند رتبہ نبیﷺ کے مشاقو! اے جان کائناتﷺ کے ماننے والو! تمہارے راستہ میں بندہ عشق کو بلاشبہ ڈرایا جاتا ہے۔

اے مولود مختارﷺ! آپ کی کتنی ہی توصیف و برتر تعریفیں اور ذکر جمیل موجود ہیں۔ زمانہ سابقہ میں اولاد آدم میں جان کائناتﷺ کا مثل نہیں پیدا ہوا یہ معتمد حدیث ہے آسمانوں کے تمام فرشتوں نے مل کر کہا حبیب خداﷺ پیدا ہوئے اس کا مثل نہ ہوگا۔ صبح و شام (ہمہ وقت) جان کائناتﷺ پر درود پڑھو ہزار صلوٰۃ و سلام کے ساتھ بلکہ اس سے زیادہ پڑھو۔

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

سجدہ مبارک:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جان کائناتﷺ اس حال میں پیدا ہوئے کہ جان کائناتﷺ اپنے دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرتے اپنی چشم مبارک

سے آسمان کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔

مروی ہے کہ جان کائنات ﷺ نے پیدا ہوتے ہی قرب الٰہی کے مصلے پر سجدہ کیا اور جان کائنات ﷺ کے نور نے حجاب عظمت تک پہنچ کر اسے پھاڑ دیا۔ اور سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے دردزہ کی شدت اصلاً محسوس نہ کی اور نہ ایسی بات معلوم ہوئی جو خطرناک ہو جب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے جان کائنات ﷺ کو تولد کیا تو ملائکہ کے سرداروں نے جان کائنات ﷺ کو اٹھایا اور ساتوں آسمانوں پر لے گئے اور جان کائنات ﷺ کے نور سے جہاں کا ہر گوشہ بھر گیا اور اللہ تعالیٰ نے جان کائنات ﷺ کو تاج کرامت عطا فرما کر کمر بستہ سعادت فرمایا۔ جان کائنات ﷺ ختنہ شدہ اور سرمہ لگائے ہوئے دنیا پر تشریف لائے اور جان کائنات ﷺ کے آفتاب سعادت نے اپنی تابانیاں ظاہر فرمائیں پھر جب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے جان کائنات ﷺ پر نظر ڈالی تو وہ جان کائنات ﷺ کے حسن و جمال پر متحیر ہو کر رہ گئیں اور از حد مسرور ہوئیں بلاشبہ وقار کی خلعتوں میں لپٹے ہوئے تھے اور فرشتے جان کائنات ﷺ کے گرداگرد صف بستہ کھڑے تھے۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ روئے زمین کے مشارق و مغارب، ہر بر و بحر، چرند و پرند جنات کی خلوتوں کا طواف کراؤ اور تمام روحانیات پر جان کائنات ﷺ کو پیش کرو تاکہ وہ جان کائنات ﷺ کی پیدائش اور اسم گرامی کو پہچان سکیں اور تمام انبیاء علیہم السلام کی ولادت گاہوں کا طواف کراؤ تاکہ وہ بھی جان کائنات ﷺ کی برکت سے فیض یاب ہوں۔

صفات انبیاء کرام علیہم السلام سے متصف

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ جان کائنات ﷺ کو لوگوں کی نظروں سے چھپاؤ اور جان کائنات ﷺ کو سیدنا آدم علیہ

السلام کی صفوت، سیدنا شیث علیہ السلام کی رفعت، سیدنا نوح علیہ السلام کی رقت، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی خلعت، سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی انقیاد واطاعت، سیدنا ایوب علیہ السلام کا صبر واستقامت، سیدنا یعقوب علیہ السلام کا شکر، سیدنا یوسف علیہ السلام کا حسن وجمال، سیدنا داؤد علیہ السلام کی آواز، سیدنا سلیمان علیہ السلام کی حکومت، سیدنا لقمان علیہ السلام کی حکمت، سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قوت، سیدنا یحییٰ علیہ السلام کا زہد، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت عطا کروانبیاء ومرسلین علیہم السلام کے اخلاق میں جان کائنات ﷺ کو ڈھانپ دو۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا سجدہ شکر

جان کائنات ﷺ کے دادا سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی جب وہ آئے تو حال دریافت کیا تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے تمام احوال اور نورانی فرزند کے جو معجزات مشاہدہ کئے تھے سب بیان کئے پھر سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جان کائنات ﷺ کو گود میں لے کر خانہ کعبہ لائے۔ اور وہاں دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ کے اس عطیہ پر شکر کا اظہار کیا۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا جان کائنات ﷺ کی شان میں قصیدہ

مروی ہے کہ سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اسی وقت فی البدیہہ جان کائنات ﷺ کی شان میں یہ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے:

ہر قسم کی حمد اللہ ہی کو سزاوار ہے جس نے مجھے یہ فرزند طیب وطاہر عطا فرمایا۔ بلاشبہ گہوارہ میں ہی یہ تمام فرزندوں کا سردار ﷺ ہے میں ارکان والے گھر خانہ کعبہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

جب تک کہ میں اسے زبان سے بولنے والا دیکھوں میں دشمن کے شر سے اسے پناہ میں دیتا ہوں۔ ہر حاسد اور بے چین آنکھوں والے سے، تو ہی وہ ہے جس کا نام قرآن

میں رکھا گیا، جنت کے ہر در و دیوار پر ان کا نام "احمد ﷺ" لکھا ہوا ہے۔

سب سے مکرم مخلوق:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جان کائنات ﷺ سے زیادہ مکرم نہ کوئی مخلوق پیدا کی اور نہ ان سے بڑھ کر کسی کو وجود ملا اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی جان پیدا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے کسی مخلوق کو بجز جان کائنات ﷺ کے قسم نہ ارشاد فرمائی چنانچہ فرمایا قسم ہے اے محمد ﷺ آپ کی بقا اور آپ کی حیات کی اور اس میں کسی عالم کا اختلاف نہیں ہے کہ جان کائنات ﷺ مکہ مکرمہ میں مشہور فارس کے بادشاہ "نوشیرواں" کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔

ولادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی

جان کائنات ﷺ کے زمانہ ولادت کے بارے میں تین مختلف اقوال ہیں ایک یہ کہ جان کائنات ﷺ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ دوسرے یہ کہ جان کائنات ﷺ ۸ ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہ عکرمہ کا قول ہے اور تیسرے یہ کہ جان کائنات ﷺ ربیع الاول کی تیسری رات میں تولد ہوئے یہ عطا کا قول ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

نیز سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جان کائنات ﷺ کی ولادت بھی دوشنبہ کو ہے اور معراج بھی دوشنبہ کی اور ہجرت بھی اور دنیا سے رحلت بھی دوشنبہ کو ہے۔ دل مسرور ہوئے گناہ بخشے عیوب چھپائے گئے، سختیاں اٹھائی گئیں، یہ سب صدقہ ہے دیدار جان کائنات ﷺ کا۔ اور جان کائنات ﷺ کے انوار سے روحیں خوش ہوئیں قلوب نے زندگی پائی، غم وفکر جاتے رہے۔ فرحت وسعد پھیلا اور سنگلاخ زمینیں نور سے جگمگا اٹھیں۔

صلوٰۃ اللہ علیہ

جواہر خمسہ

سنتیں پانچ قسم کی ہیں:

(۱) سنت الٰہیہ (۲) سنت انبیاء علیہم السلام (۳) سنت رسول اللہ ﷺ (۴) سنت صحابہ علیہم الرضوان (۵) سنت المسلمین ۔

(۱) سنت الٰہیہ عز و جل:

یعنی وہ کام جو ظاہری زمانہ رسالت اور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں نہ تھا، مسلمانوں نے بعد میں ایجاد کیا۔ مگر سارے اولیاء، علماء اور مشائخ اسے اچھا سمجھتے رہے اور کرتے رہے، جیسے چھ کلمے، ایمان مفصل و مجمل، قرآن پاک کے تیس (۳۰) سپارے بنانا اور خطبہ میں خلفاء راشدین کا نام لینا۔

(۲) سنت انبیاء علیہم الاسلام:

جو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے زمانے میں ہوئیں۔ جیسے قرآن کریم کا کتابی شکل میں جمع ہونا، بیس (۲۰) تراویح ہمیشہ باجماعت ہونا، اور اس میں ختم قرآن کرنا وغیرہ۔

(۳) سنت رسول اللہ ﷺ:

جیسے ساری سنتیں۔

(۴) سنت صحابہ کرام علیہم الرضوان:

جیسے داڑھی رکھنا اور مونچھ کٹوانا۔

(۵) سنت المسلمین:

جیسے رحم و کرم، عدل و انصاف وغیرہ۔

نوٹ:

میلاد شریف میں یہ پانچوں سنتیں جمع ہیں یعنی سنت الٰہیہ بھی ہے، سنت انبیاء علیہم السلام بھی، سنت رسول اللہ ﷺ بھی سنت صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی، اور سنت المسلمین بھی ہے۔

میلاد شریف اور درود شریف کے سواء اور کوئی نیکی ایسی نہیں جس میں یہ پانچ سنتیں جمع ہوں۔

میلاد پاک سنت الٰہیہ ہے

یہ میلاد پاک سنت الٰہیہ ہے۔ سب سے پہلا میلاد عالم ارواح میں خود رب تعالیٰ نے کیا۔ جس میں بیان فرمانے والا پروردگار تھا اور سننے والے سارے انبیاء علیہم السلام اور فرشتے وغیرہ تھے، جس کا ذکر قرآن پاک کی آیت میں "واذ اخذاللّٰہ میثاق النبیین الخ" (ال عمران:۸۱) پھر قرآن کریم میں رب تعالیٰ نے بہت سے مقامات پر جان کائنات ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر فرمایا۔ کہیں مسلمانوں سے خطاب کر کے، کہیں خود جان کائنات ﷺ کو مخاطب بنا کر اور کہیں اپنی شان بیان کرتے ہوئے۔

چنانچہ فرمایا: "لقد جآء کم ر سول من انفسکم" الخ (التوبہ:۱۲۸)

کہیں فرمایا: "لقد من اللہ علی المؤ منین اذ بعث فیھم ر سو لا" الخ (ال عمران:۱۶۴)

کہیں فرمایا: "قد جاء کم برھان من ر بکم" الخ (النساء:۱۷۵)

کہیں فرمایا: "قدجآ ء کم من اللہ نور و کتاب مبین" الخ (المائدہ:۱۵)

کہیں فرمایا: "انا ارسلنا الیکم ر سو لا شا ھدا علیکم" الخ (المزمل:۱۵)

کہیں فرمایا: " یا ایھا النبی انا ار سلنک شا ھداً" الخ (الاحزاب:۴۵)

کہیں فرمایا: " ھو الذی بعث فی الا میین ر سو لا منھم" الخ (الجمعۃ:۲)

کہیں فرمایا:"هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق "الخ (الصّف:۹)
کہیں فرمایا:"وما ارسلنک الا کافة للناس بشیرا و نذیرا"الخ (السبآ:۲۸)
کہیں فرمایا:"وما ارسلنک الا رحمة للعلمین"الخ (الانبیاء:۱۰۷)

وغیرہ وغیرہ، کہ ساری آیات شریفہ میلاد پاک جان کائناتﷺ کی آیتیں ہیں۔ان کے علاوہ میلاد شریف کی اور بھی بہت سی آیتیں ہیں غرضیکہ قرآن کریم آیات ولادت پر ہے۔

معلوم ہوا کہ جان کائناتﷺ کا میلاد شریف منانا سنت الہیہ بھی ہے۔

میلاد میں سنت انبیاء علیہم السلام:

سارے انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کو جان کائناتﷺ کا میلاد شریف سنایا چنانچہ انجیل برنباس شریف کے سولہویں باب میں ہے کہ آپ علیہ السلام کے وعظ کے دوران ایک عورت نے آپ علیہ السلام کی وجہ سے آپ علیہ السلام کی والدہ کی تعریف کرتے ہوئے انکو مبارک کہا تو آپ علیہ السلام نے جواباً فرمایا: بے شک واقعی میری ماں بڑی مبارک ہے مگر میری ماں سے بڑھ کر ایک اور ماں دنیا میں آنے والی ہے' جس کی گود میں نبیوں کا سردارﷺ رسولوں کا تاجدار اللہ کا آخری پیغمبرﷺ کھیلے گا۔اس عورت نے پوچھا کہ وہ کون ہوگا؟ اور اس کے اوصاف کیا ہونگے؟ اس سوال پر آپ علیہ السلام نے جان کائناتﷺ کا نام شریف' جان کائناتﷺ کا حلیہ مبارکہ اور جان کائناتﷺ کی ولادت پاک کے حالات بیان کئے۔

بعض روایات میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا وقت وصال قریب ہوا تو آپ علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ جب کبھی تمہیں کوئی مصیبت درپیش ہو تو جناب مصطفیٰﷺ کے توسل سے دعا کرنا' ان شاء اللہ مصیبت دور ہوگی۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت شیث علیہ السلام نے پوچھا کہ ابا جان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ فرمایا: کہ میری اولاد میں سے ہوں گے' اور قریباً چھ ہزار برس کے بعد ہونگے اور ان کے یہ اوصاف ہوں گے اور فلاں جگہ اس طرح پیدائش ہوگی۔۔۔الخ۔

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ کی قبولیت بھی اسی نام کی برکت سے ہوئی تھی۔

روح البیان شریف میں ہے کہ ایک بار حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے تخت پر ساری دنیا کا گشت فرمایا آپ کے ساتھ اس زمانے کے علماء تھے' کنارہ تخت پر جنات کھڑے تھے۔ تخت برابر اڑ رہا تھا کہ ایک جگہ پہنچ کر آپ علیہ السلام نے تخت کو نیچے اتارا اور تمام حاضرین کو حکم دیا کہ یہ زمین پیدل چل کر طے کرو۔ سب نے حکم کی تعمیل کی۔ اس میدان سے نکل کر تخت پر سوار ہوگئے۔ اور پرواز کرنے لگے۔ حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی علیہ السلام آپ نے یہ میدان پیدل کیوں طے کیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ادب واحترام کی وجہ سے۔

پوچھا گیا! کیوں؟ فرمایا کہ ابھی یہ جنگل ہے ایک زمانہ آئے گا' یہاں پر آبادی ہوگی' اس جگہ کا نام مدینہ منورہ ہوگا۔ اس میں اللہ کا آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی کا آخری زمانہ بھی گزارے گا اور یہاں دفن بھی ہوگا جس کی وجہ سے سرزمین زیارت گاہ خلق رہے گی۔ لوگوں نے پوچھا کہ ان کا نام مبارک کیا ہوگا؟ اور ان کی صفات کیا؟ تب آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہ ان کا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہوگا' محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف تفصیل وار بیان کئے۔ کسی نے پوچھا! کہ ولادت پاک کب ہوگی؟ فرمایا: اب سے قریباً ایک ہزار سال بعد۔ ان حاضرین میں سے ایک صاحب تھے جن کا نام "تبع" تھا (جو "تبع حمیری" کے نام سے مشہور ہے) غرضیکہ کہاں تک ذکر کیا جائے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچہ' جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف سارے نبیوں علیہم السلام نے

اپنی قوموں کو سنایا، اور کیا، فرق صرف اتنا ہے کہ وہ فرماتے تھے، جان کائنات ﷺ آئیں گے۔ ہم کہتے ہیں: آ چکے۔ چیز ایک ہے صرف ماضی اور مستقبل کا فرق ہے۔

میلاد میں سنت رسول اللہ ﷺ:

خود جان کائنات ﷺ نے منبر پر کھڑے ہوکر اپنا میلاد شریف پڑھا ہے۔ چنانچہ ''مشکوٰۃ شریف'' میں ہے کہ جان کائنات ﷺ نے منبر پر فرمایا: کہ میں دعائے خلیل علیہ السلام ہوں، بشارت مسیح علیہ السلام ہوں، اپنی والدہ کا خواب ہوں جو انہوں نے میری ولادت سے پہلے دیکھا تھا کہ ان سے ایک نور نکل کر سارے جہاں میں پھیل گیا۔ اور میں وہ نور ہوں جو میری والدہ نے میری پیدائش کے وقت دیکھا۔

میلاد میں سنت صحابہ کرام علیہم الرضوان:

صحابہ کرام علیہم الرضوان میلاد کی خوشی میں سوموار کا روزہ رکھتے تھے۔ اور کبھی کبھی حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر انہیں فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں توریت شریف میں کی وہ آیتیں سناؤ جن میں جان کائنات ﷺ کی ولادت کی بشارتیں اور جان کائنات ﷺ کی نعتیں ہیں۔

میلاد میں سنت المسلمین:

چنانچہ ہمیشہ سے ہر جگہ کے مسلمان میلاد پڑھتے اور میلاد مناتے ہیں۔ چنانچہ امام قسطلانی علیہ رحمۃ العالی فرماتے ہیں:

لا زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده عليه الصلوٰة والسلام

(المواہب اللدنیہ ج ا، ص ۱۴۸)

(مع ترمیم واضافہ مواعظ نعیمیہ ص ۳۸۰)

انمول موتی

ایک روایت مشہور ہے کہ بغداد میں ایک شخص تھا جو ہر سال میلاد جان کائناتﷺ کی محفل کرتا تھا اور اس کے پڑوس میں ایک یہودی عورت انتہائی بد اور متعصب رہتی تھی اس نے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا کہ ہمارے مسلمان پڑوسی کو کیا ہو گیا ہے جو وہ ہمیشہ اس مہینہ میں بہت بڑی دولت اور اپنا مال و زر فقیروں اور مسکینوں پر خرچ کیا کرتا ہے اور قسم قسم کے کھانے تیار کر کے کھلاتا ہے تو اس عورت کے شوہر نے کہا غالباً یہ مسلمان یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کے نبیﷺ اس مہینہ میں پیدا ہوئے ہیں تو یہ ان کی پیدائش کی خوشی میں یہ سب کچھ کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس سے اس کے نبیﷺ اس کے نزدیک مسرور اور خوش ہوتے ہیں لیکن یہودی عورت نے اس کا انکار کیا جب یہودی عورت پر رات ہوئی اور وہ سو گئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اچانک بہت ہی نورانی شخص تشریف لائے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی بہت بڑی جماعت ہے اس نے یہ دیکھ کر تعجب کیا اور ان کے کسی صحابی سے پوچھا یہ کون شخص ہیں جنہیں تم لوگوں میں سب سے زیادہ باعزت اور بزرگ دیکھ رہی ہوں انہوں نے فرمایا یہ حضرت محمد رسول اللہﷺ ہیں تو اس نے کہا یہ مجھ سے بات کریں گے اگر میں ان سے کچھ کہوں تو؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے فرمایا ہاں! تو اس نے جان کائناتﷺ کی طرف بڑھنے کا قصد کیا اور سامنے آ کر سلام عرض کر کے کہا یا رسول اللہﷺ! جان کائناتﷺ نے فرمایا اے اللہ کی بندی لبیک (میں موجود ہوں) اس پر یہودی عورت رونے لگی آپﷺ مجھے کیوں جواب دیتے ہیں اور کیوں لبیک فرماتے ہیں حالانکہ میں آپﷺ کے دین پر نہیں ہوں اس پر جان کائناتﷺ نے فرمایا میں نے تجھے جبھی جواب دیا ہے جبکہ میں نے جان لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت فرمانے والا ہے پھر اس عورت نے عرض کیا کہ اپنا دست مبارک دراز فرمایئے اب میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور

بلا شبہ آپ حضرت محمد اللہ کے رسول ﷺ ہیں پھر اس کی آنکھ کھل گئی اور وہ اپنی اس خواب سے از حد مسرور وخوش تھی کہ اس نے جان کائنات ﷺ کی زیارت کی اور جان کائنات ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اور چونکہ اس نے خواب ہی میں عہد کر لیا تھا کہ اگر میں نے صبح کی تو جان کائنات ﷺ پر اپنا تمام مال وزر صدقہ کر دوں گی اور جان کائنات ﷺ کی محفل میلاد منعقد کروں گی پھر جب اس نے صبح کی اور اپنے عہد کو پورا کرنے کا ارادہ کیا تو اس وقت اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر بھی نہایت ہشاش بشاش ہے اور اپنا تمام مال وزر قربان کرنے پر آمادہ ہے اس وقت اس نے اپنے شوہر سے کہا کیا بات ہے کہ میں تمہیں ایک نیک ارادے میں راغب دیکھ رہی ہوں یہ کس کے لیے ہے اس نے اپنی بی بی سے کہا یہ تصدق اس ذات کے لیے جس کے دست مبارک پر تم آج رات اسلام لا چکی ہو اس عورت نے کہا اللہ تم پر رحم کرے تمہیں کس نے اس میری باطنی حالت پر مطلع کر دیا اس نے کہا اس جان کائنات ﷺ نے جس کے دست اقدس پر تمہارے بعد میں اسلام لایا اس عورت نے کہا اللہ ہی کے لیے سزاوار حمد ہے جس نے مجھے فرمایا اور ہم دونوں کو شرک وگمراہی سے نجات دے کر دونوں کو امت محمد یہ ﷺ میں شامل فرمایا۔

(المیلاد النبوی ﷺ لابن جوزی علیہ الرحمہ ص ۷۰)

شیخ محقق حضرت علامہ امام عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ القوی کی عظیم دعا

اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو تیرے دربار کے لائق ہو کیونکہ میرے تمام اعمال میں فساد نیت وکمی عمل شریک ہے۔ البتہ مجھ حقیر فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ میلاد مبارک ﷺ کے موقع پر میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا اور نہایت ہی عاجزی وخاکساری، محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر درود وسلام بھیجتا رہا۔

اے اللہ وہ کون سا محل ومقام ہے جہاں میلاد مبارک ﷺ سے زیادہ تیری خیر وبرکت اور کرم ورحمت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لئے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا بلکہ لازماً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعہ دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو سکتی۔

(اخبار الاخیار ص ۱۴۱ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی ۱۹۹۷ء)

مجازِ خلافت آستانہ عالیہ بابِ
چشت شریف شیخوپورہ

محترم فہیم احمد ورک صاحب

کتاب ملنے کے پتے

زاہد محمود چشتی راے صاحب (لاہور)	0300-9440459
حاجی محمد ادریس صاحب (سیالکوٹ)	0333-8601730
محمد جاوید الیاس صاحب (فیصل آباد)	0321-7662073
صوفی امتیاز علی تاج صاحب (ڈہراں والا ضلع بہاولنگر)	0333-7255138
حاجی شفاقت علی (پی پی فیبر کس مرید کے)	0300-4538107
ڈاکٹر حاجی شوکت علی خان (مظفر گڑھ)	0300-6869181

مصنف کی دیگر کتب

نقوشِ تصوف

نقوشِ خادمیہ تلخیص صرفِ بھترال

انوارِ خادمیہ شرح مراح الارواح

نقوشِ زوجین

انتظامیہ جامع مسجد خضری شاہ دین سکیم اچھرہ لاہور